جواہر درود و سلام

درود و سلام پڑھیئے
اور ہر دم شاد رہیئے
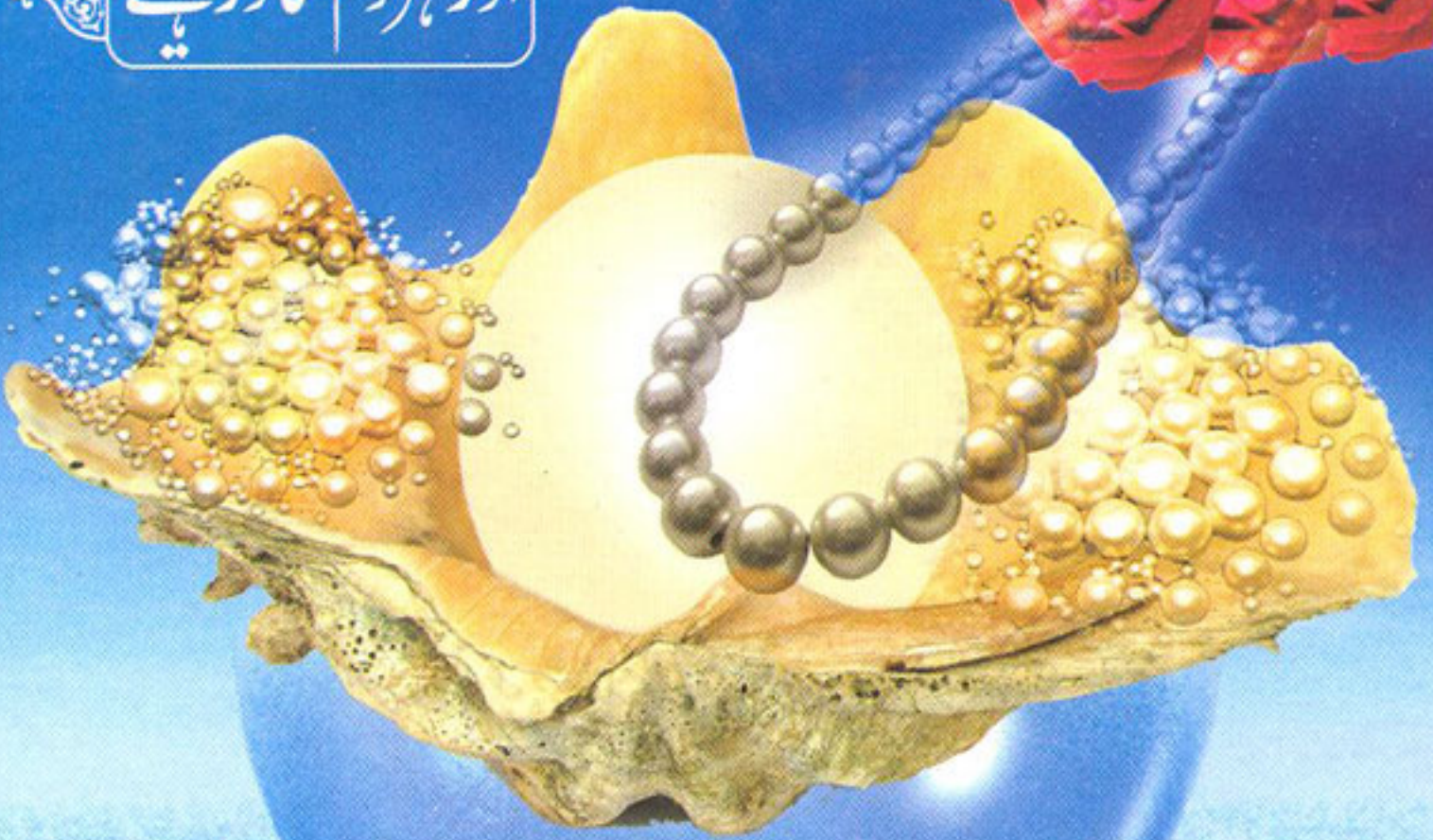
تالیف

مفتی فیضان الرحمن کمال

استاذ مدرسہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم
شاخ
معہد العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

ناشر

مبشر پبلشرز
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی 74800

نام کتاب : جواہرِ درود و سلام
مؤلف : مفتی فیضان الرحمٰن کمالؔ-0321-2351381
کمپوزنگ : غازی گرافکس:0300-5337794
طبع : اوّل
سنِ اشاعت: ۱۴۳۱ھ-۲۰۱۰ء
ناشر : مبشر پبلشرز
قیمت : -/90روپے

ملنے کے پتے:

☆......مکتبہ بنوریہ، افشاں ٹیرس، علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی

☆......اسلامی کتب خانہ، نزد علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی

☆......بیت الاشاعت، جامع مسجد روڈ بہار کالونی کراچی

☆......حافظ عبدالرحمٰن الیاسؔ (نزد دارالعلوم کراچی) 0322-2363897

☆......مدرسہ خلفائے راشدینؓ (شاخ: جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوریؒ ٹاؤن کراچی) نزد شیل پٹرول پمپ، پرانا گولیمار کراچی، فون: 021-32551839

آئینہ مضامین

اللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلیٰ
مُحَمَّدٍ
وَّعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلیٰ
اِبْرَاهِیْمَ وَآلِ اِبْرَاهِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نگاہِ اوّلیں

الحمد للّٰہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفٰی، وبعد!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنا انتہائی مقبول، مبارک اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہایت پسندیدہ عمل ہے، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا تقاضا اور حقوق وآداب میں سے بھی ہے۔

درود وسلام مشکلات کے حل، جائز مقاصد میں کامیابی، دلی اطمینان وسکون، معاملات میں آسانی، رحمت خداوندی کے متوجہ ہونے اور محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حصول کا قوی ذریعہ اور علمی، روحانی اور اخروی ترقی کا بہترین وسیلہ ہے۔

احقر کے لئے یہ مقامِ شکر ہے کہ درود وسلام کا یہ حسین گلدستہ بنام ''جواہرِ درود وسلام'' قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ اپنی ایک دیرینہ آرزو کی تکمیل کی توفیق مل رہی ہے جس پر بارگاہ رب العزت میں جس قدر بھی شکر بجالایا جائے کم ہے۔ وللّٰہ الحمد ولہ المنۃ

زیرِ نظر کتاب ''جواہر درود وسلام'' میں درود وسلام سے متعلق مندرجہ ذیل چیزوں سے بحث کی گئی ہے۔

ابتداءً ''درود وسلام'' کے بیش بہا فضائل وبرکات ذکر کئے گئے ہیں اس کے بعد درود نہ پڑھنے پر وعیدوں کا ذکر ہے اور اس سلسلے میں ان روایات پر اعتماد کیا گیا ہے کہ جو فضائل کے باب میں حجت اور دلیل بن سکے۔ دوئم: مستند مآخذ سے درود وسلام کے چند ضروری احکام و مسائل درج کئے گئے ہیں۔ سوئم: درود وسلام کے لئے پسندیدہ اور ناپسندیدہ اوقات ومقامات بالتفصیل بیان کئے گئے ہیں۔ چہارم: درود وسلام کے ذریعہ نیک مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل پیش کیا گیا ہے۔ اور اس سلسلے میں حدیث پاک کے بعد صحابہ کرام ﷢، بزرگانِ دین واولیاء ومشائخ سے مروی اوراد ووظائف بحوالۂ کتب نقل کیے گئے ہیں۔ پنجم: خواب میں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے کیلئے درود وسلام پر مشتمل چوبیں وظائف پیش کیے گئے ہیں۔ ششم: ہفتہ کے سات دنوں کی تقسیم پر ”درود وسلام کا یومیہ وظیفہ“ ترتیب دیا گیا ہے جس میں احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین اور بزرگانِ دین سے منقول درود وسلام کے صیغوں پر اعتماد کیا گیا ہے تا کہ ہر مسلمان بہ سہولت مختلف انداز سے درود وسلام پڑھ کر اپنی صبح وشام کو معطّر رکھ سکے اور پاکیزہ زندگی گزار سکے۔ ہفتم: مدینہ منورہ اور روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کے آداب اور ہشتم: اس بقعۂ نور میں پڑھے جانے والے درود وسلام کا حسین مجموعہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں احقر ہی کا عرصہ قبل حضور اکرم ﷺ کی مبارک زندگی کے نمایاں خدو خال کے موضوع پر مرتب کردہ مضمون ”مختصر نقوشِ سیرت“ اور چند مفید اقتباسات بھی شامل کرلئے گئے ہیں۔

درود وسلام کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ احادیث میں درود وسلام کے فضائل کا ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے مگر درود وسلام کے اکثر صیغے اور طریقے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیائے کرام رحمہم اللہ سے مروی ہیں، جو انہوں نے یا تو اپنے اوپر کے لوگوں سے سن کر یا مختلف مقاصد کے لئے منجانب اللہ الہام اور کشف کی بنیاد پر بیان کیے، سو کچھ بھی ہو ان لفظوں سے درود وسلام کا پڑھنا بھی برکت سے خالی نہیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اس گلدستہ کو اپنے فضل وکرم سے مقبولیت سے نوازے اور کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنے کا ایک ادنیٰ سا ذریعہ بنا کر عامۃ المسلمین کے لئے اس کو نافع اور احقر مؤلف اور اس کے والدین واساتذہ ومشائخ کے لئے ذخیرۂ آخرت و حصول شفاعتِ نبوی ﷺ کا ذریعہ بنادے۔ آمین

؎ کیے ہیں پیش دل و جان کے ہم نے نذرانے
قبول کرلیں تو سمجھوں کہ ہم بھی مخلص ہیں

فقط طالبِ دعائے حسنِ خاتمہ
فیضان الرحمٰن کمال
۱۴۳۱/۴/۱۷ء

درود شریف کی اہمیت اور فضائل

۱......درود وسلام پڑھ کر حضور اکرم ﷺ کے لئے رحمت کی دعا کرنا آپ ﷺ کا اپنی امت پر حق ہے اس لئے کہ آپ ﷺ ہی وہ مبارک ہستی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں (انسان و جنات) اور تمام مخلوقات کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ (سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷)

۲......اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

" اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ؕ" (سورہ احزاب آیت ۵۶)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں ان پیغمبر (ﷺ) پر، اے ایمان والو! تم آپ ﷺ پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اس آیت سے درود وسلام بھیجنے والے مسلمانوں کی ایک بہت بڑی فضیلت یہ ثابت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام میں شریک فرمالیا جو کام حق تعالیٰ خود بھی کرتے ہیں اور اس کے فرشتے بھی۔ (معارف القرآن، مفتی محمد شفیع صاحبؒ ۲۲۱/۷)

چار بڑے فوائد کا حصول

۳......حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کے دس گناہوں کو معاف فرما دیتے ہیں اور دس درجے بلند فرما دیتے ہیں اور یہ درود اس کے (ثواب میں) دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ (الصلات والبشر، ص:۳۵)

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی اترتی ہے

۴......حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس میرے

رب کا پیام آیا ہے جس میں یوں ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آپ کی امت کا جو فرد ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ درود بھیجوں گا اور جو ایک دفعہ سلام بھیجے گا میں اس پر دس دفعہ سلام بھیجوں گا۔ (الصلات والبشر، ص:۲۷)

فائدہ: اللہ جل شانہٗ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں۔ (العطور المجموعہ، ص:۲۳۹)

قیامت کے دن حضور اکرم ﷺ کا قرب حاصل ہو

۵..... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلا شک قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا۔ (الصلات والبشر، ص:۳۷)

دنیا اور آخرت کی ساری فکروں کی کفایت

۶..... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: ''میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ پر درود بھیجا کروں (یعنی اللہ تعالیٰ سے آپ پر رحمت کی دعا زیادہ کروں) آپ مجھے بتا دیجئے کہ اپنی دعا میں سے کتنا حصہ آپ پر درود کے لئے مخصوص کردوں؟ (یعنی میں اپنے لئے دعا کرنے میں جو وقت صرف کیا کرتا ہوں اس میں سے کتنا آپ ﷺ پر درود کے لئے مخصوص کردوں)'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس کا چوتھائی حصہ آپ پر درود کے لئے مخصوص کردوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو، اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا: ''تو پھر میں اس کے لئے آدھا وقت مخصوص کرتا ہوں۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم چاہو کردو، اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں اس میں سے دو تہائی وقت آپ پر درود کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا چاہو کردو، اور اگر زیادہ کرو گے تو تمہارے لئے خیر ہی کا باعث ہوگا۔ میں نے عرض کیا پھر تو میں اپنی اس دعا کا

سارا ہی وقت آپ پر درود کے لئے مخصوص کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ایسا کروگے تو تمہاری ساری فکروں اور ضرورتوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کردی جائے گی، یعنی تمارے سارے دینی و دنیاوی مہمات غیب سے انجام پائیں گے اور تمہارے گناہ و قصور معاف کردیئے جائیں گے۔ (الصلات والبشر، ص:۳۳)

خلوصِ دل سے درود پڑھنے پر اجر وثواب کی بہتات

۷......حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرا جو امتی خلوصِ دل سے مجھ پر درود بھیجے، اللہ تعالیٰ اس پر دس درود بھیجتا ہے، اور اس کے صلہ میں اس کے دس درجے بلند کرتا ہے، اور اس کے حساب میں دس نیکیاں لکھتا ہے، اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۹۶)

حضور اکرم ﷺ کی خوشی، نیکیوں کا حصول، گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی اور فرشتے کی دعا

۸......حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور خوشی سے بہت چمک رہا تھا اور خوشی کے آثار چہرۂ انور پر بہت ہی محسوس ہو رہے تھے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جتنی خوشی آج چہرۂ انور پر محسوس ہو رہی ہے اتنی کبھی پہلے نہیں محسوس ہوئی؟ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے خوشی کیوں نہ ہو، ابھی ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس سے گئے ہیں اور انہوں نے یہ کہا ہے کہ آپ کی امت میں سے جو شخص ایک مرتبہ آپ پر درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے دس نیکیاں اس کے اعمال نامہ میں لکھ دیں گے، اور اس کے دس گناہ معاف فرمادیں گے اور اس کے دس درجے بلند فرمادیں گے، اور ایک فرشتہ بھی اس سے وہی کہے گا جو اس نے کہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے جبرئیلِ امین سے دریافت کیا کہ یہ فرشتہ کیسا؟ تو جبرئیلِ امین نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو قیامت تک کے لئے مقرر فرمادیا ہے کہ جو شخص آپ پر درود بھیجے تو وہ کہے: ''وَاَنْتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ'' (اور تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ درود یعنی رحمت بھیجے)۔

(الصلات والبشر، ص:۲۸)

نفاق اور دوزخ سے حفاظت

۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور جو شخص مجھ پر دس مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر سو مرتبہ درود (رحمت) بھیجتے ہیں اور جو شخص مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پیشانی پر "بَرَاءَۃٌ مِنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ" لکھ دیتے ہیں (یعنی یہ شخص نفاق سے بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے) اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ (الصلات والبشر، ص:۳۵)

درود لکھنے والے کے لئے فرشتوں کا دعائیں کرتے رہنا

۱۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے کسی کتاب میں (یعنی کسی مکتوب میں) تو ہمیشہ فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے رہیں گے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔ (سعادۃ الدارین، ص:۱۰۱)

سو حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں

۱۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر روز مجھ پر سو بار درود بھیجے تو اس کی سو حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ ستر (۷۰) اس کی آخرت کی اور تیس (۳۰) اس کی دنیا کی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۱۰۰)

دن اور رات کے گناہوں کی معافی

۱۲...... حضرت ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو کاہل! جو شخص میری محبت اور شوقِ ملاقات میں ہر دن تین مرتبہ اور ہر رات تین مرتبہ مجھ پر درود بھیجے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم فرمالیا ہے کہ اس کی اس رات اور اس کے دن کے گناہوں کی مغفرت فرمادیں۔ (الصلات والبشر، ص:۴۵)

حسنِ خاتمہ اور شفاعت کی خوشخبری

۱۳......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے یا اللہ تعالیٰ سے میرے لئے "مقامِ وسیلہ" کا سوال کرے تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت (سفارش) لازم ہوگی۔ (الصلوٰت والبشر، ص:۵۱)

فائدہ: علامہ فیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں ایمان پر خاتمہ ہونے کی خوشخبری بھی پنہاں ہے، کیونکہ آپ ﷺ کی شفاعت قیامت والے دن صرف ایمان داروں کو حاصل ہوگی، اب درود پڑھنے والے کا خاتمہ ایمان پر ہوگا، تب ہی تو وہ شفاعت کا اہل اور مستحق بنے گا۔ (الصلات والبشر، ص:۱۱)

درود شریف کی برکت کئی نسلوں تک رہتی ہے

۱۴......حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کی برکت کا اثر درود پڑھنے والے کی اولاد تک میں ہوتا ہے۔ (الصلات والبشر، ص:۱۰۶)

اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا حصول

۱۵......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جس شخص کو یہ پسند ہو کہ (مرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ سے راضی ہونے کی حالت میں ملاقات کرے تو وہ مجھ پر بکثرت درود بھیجے۔" (مسالک الحنفاء، ص:۱۸۹)

نسیان اور بھول چوک دور ہو جاتی ہے

۱۶......حضرت عثمان بن ابی حرب رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کوئی بات کہنا چاہے مگر وہ اسے یاد نہ آرہی ہو تو وہ مجھ پر درود بھیجے۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً منقول ہے کہ جب تم کوئی بات بھول جاؤ تو مجھ پر درود بھیجو انشاءاللہ وہ بات یاد آجائے گی۔ (سعادۃ الدرین، ص:۷۹)

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو اپنے اوپر کسی بات کے بھولنے کا

اندیشہ ہوتو وہ نبی کریم ﷺ پر بکثرت درود بھیجے۔ (الصلات والبشر، ص:۴۵)

قیامت کے دن شدّتِ پیاس سے حفاظت

۱۸...... مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف یہ وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! کیا آپ قیامت کے دن پیاسا رہنے سے محفوظ رہنا پسند کرتے ہیں؟ تو آپ نے عرض کیا: اے میرے اللہ! جی ہاں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ پھر آپ محمد ﷺ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجیں۔ (الصلات والبشر، ص:۱۰۸)

درود شریف دعا کی قبولیت کا ذریعہ ہے

۱۹...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دعا زمین اور آسمان کے درمیان ہی رکی رہتی ہے اوپر نہیں جاسکتی جب تک نبی پاک ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔
(ترمذی شریف، الصلات والبشر، ص:۴۱)

حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں یاد آوری

۲۰...... حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ درود وسلام پہونچانے والا فرشتہ، بھیجنے والے امتی کا نام اس کی ولدیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے، یعنی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کرتا ہے: "یَا مُحَمَّدُ صَلّٰی عَلَیْكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ" اے محمد (ﷺ)! فلان نے جو بیٹا ہے فلاں کا آپ پر درود بھیجا ہے۔ (الصلات والبشر، ص:۵۲)

کتنی خوش قسمتی ہے اور کتنا ارزاں سودا ہے کہ جو امتی اخلاص کے ساتھ درود وسلام عرض کرتا ہے وہ حضور ﷺ کی خدمت میں اس کے نام اور ولدیت کے ساتھ فرشتے کے ذریعے پہنچتا ہے، اور اس طرح آپ ﷺ کی بارگاہِ عالی میں اس بے چارے مسکین امتی اور اس کے باپ کا ذکر بھی آجاتا ہے۔ ع

ذکر میرا مجھ سے بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

(زاد الخلیل، ص ۱۲)

درود شریف مجلسوں کی زینت ہے اور قیامت میں نور

۲۱...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنی مجالس کو درود شریف کے ساتھ مزین کیا کرو اس لئے کہ مجھ پر درود پڑھنا تمہارے لئے قیامت میں نور ہے۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۸۸)

سو مرتبہ درود پڑھنے کی عظیم فضیلتیں

۲۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سو مرتبہ درود بھیجنے والے کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص نفاق اور جہنم سے بری (محفوظ) ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔

ایک اور روایت میں اس کا اضافہ ہے کہ فرشتے اس پر ایک ہزار مرتبہ درود بھیجتے ہیں، اور اس کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔

ایک اور روایت میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص روزانہ سو بار مجھ پر درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے دس لاکھ نیکیاں عطا فرمائیں گے اور دس لاکھ خطائیں معاف فرمائیں گے، اور اسے سو مقبول صدقوں کا ثواب ملے گا، اور جس شخص کا درود مجھ تک پہنچے تو میں بھی اس کے لئے رحمت کی دعا کرتا ہوں اور اسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۱۰۰)

صبح و شام دس مرتبہ درود پڑھنے کی فضیلت

۲۳...... حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص صبح دس بار اور شام کو دس بار مجھ پر درود بھیجے قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت ہے۔

(الصلات والبشر، ص: ۴۴، بحوالہ معجم کبیر)

احد پہاڑ کے برابر ثواب

۲۴...... حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ایک قیراط ثواب عطا فرماتے ہیں اور ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔''

درود پڑھنے کی وصیت

۲۵...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ وصیت کی ہے کہ میں سفر میں ہوں یا حضر میں ہر حال میں چاشت کی نماز پڑھوں اور سونے سے پہلے وتر کی نماز پڑھ لیا کروں اور یہ کہ نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا رہوں۔ (سعادۃ الدارین، ص:۸۳)

فقر و فاقہ اور تنگ دستی سے نجات

۲۶...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور فقر و فاقہ اور تنگ دستی کی شکایت کرنے لگا تو اس سے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تو اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کر چاہے کوئی گھر میں ہو یا نہ ہو، پھر مجھ پر سلام بھیج اور ایک بار سورۃ ''قل ہو اللہ احد'' پڑھ لیا کر۔''

اس شخص نے ارشادِ گرامی کے مطابق عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر رزق کی خوب فراوانی کر دی، یہاں تک کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو بھی دینے لگا۔

(سعادۃ الدارین، ص:۸۴، ۸۵)

دعا کی قبولیت کے لئے شرط

۲۷...... حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دعائیں قبول نہیں ہوتیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی ثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھ لیا جائے، چنانچہ ثناء اور درود پڑھنے کے بعد دعا کی جائے تو وہ قبول ہوتی ہے۔''

(سعادۃ الدارین، ص:۸۶، بحوالہ نسائی)

بندہ نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا ٹھکانہ نہ دیکھ لے

۲۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو مجھ پر ایک دن ایک ہزار بار درود بھیجے تو اسے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔'' (سعادۃ الدارین، ص:۱۰۰، بحوالہ مختارہ)

بنی اسرائیل کے ایک گنہگار کا اکرام

۳۰......بعض روایات میں منقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص گناہوں کے ارتکاب سے باز نہیں آتا تھا، چنانچہ جب اس کا انتقال ہوا تو لوگوں نے (اس سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے) اس کے لاشے کو دور پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ آپ اس کو غسل دیں اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت فرمایا کہ اے باری تعالیٰ! اس گنہگار شخص کو کیونکر یہ اعزاز حاصل ہو رہا ہے؟ (کہ اس کی تجہیز وتکفین کے لئے آسمان سے وحی بھیجی جارہی ہے) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: کہ (یہ اعزاز اس لئے حاصل ہوا کہ) اس نے ایک دن تورات کھولی اور اس میں محمد ﷺ کا نام مذکور پایا تو اس نے ان پر درود پڑھا، چنانچہ میں نے اس عمل کی برکت سے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

(سعادۃ الدارین، ص:۱۰۵، ۱۰۶)

سبحان اللہ! درود شریف پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا بلند مقام اور مرتبہ ہے اس کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت ہو سکتی ہے کہ درود شریف پڑھنے کی برکت سے وقت کے سب سے بڑے اور جلیل القدر نبی کو اپنے گنہگار امتی اور ایک ایسے شخص کے اعزاز و اکرام اور تجہیز و تکفین کا حکم دیا گیا جس کی کثرت معاصی کی بناء پر لوگ اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

فضائل کا خلاصہ

درود شریف کی خیر و برکت اور فضیلتوں کے بارے میں جو کچھ احادیث میں وارد ہوا ہے اس کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ خیر و برکت نازل کرتے ہیں اور اس کے فرشتے اس شخص کے حق میں رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، حضور اکرم ﷺ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے، خیر و برکت اور سلامتی کی دعا ملتی ہے، درود گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ ہوجاتا ہے اور اعمال پاکیزہ بنادیئے جاتے ہیں، گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، درجات بلند کیے جاتے ہیں، نامۂ اعمال میں ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔ قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ جو شخص اپنی تمام دعاؤں کو درود بنادے اس کے لئے دنیا و آخرت کے سارے کاموں کی کفایت اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔ خطرات سے نجات مل جاتی ہے۔ قیامت کے دن نبی کریم ﷺ اس کے شاہد ہوں گے اور اس کی شفاعت فرمائیں گے۔ درود سے اللہ کی رضا اور اس کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ اس کے قہر و غضب سے امن حاصل ہوتا ہے۔ قیامت میں عرش کا سایہ نصیب ہوگا، پیاس کی شدت سے محفوظ رہے گا۔ جہنم کی آگ سے خلاصی ہوگی۔ پلِ صراط سے سہولت اور امن و عافیت سے گذر جائے گا۔ مرنے سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے گا۔ درود شریف نادار کے لئے صدقے کا حکم رکھتا ہے۔ اس کے پڑھنے والے کے مال و آل میں برکت ہوتی ہے۔ اس کے ورد سے سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ اعمال میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔ مجالس کے لئے زینت ہے، اور معیشت کی تنگی کو دور کرتا ہے۔ اس کے ذریعے اسبابِ خیر تلاش کیے جاتے ہیں۔ اور یہ کہ درود پڑھنے والا قیامت کے دن حضور ﷺ کے سب سے زیادہ قریب ہوگا اور پڑھنے والے کے اپنے علاوہ اس کی نسلیں بھی فیض یاب ہوتی ہیں۔ درود شریف نور ہے۔ دشمن مغلوب ہوتا ہے، دلوں کو نفاق اور زنگ سے پاک کرتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں محبت ہونے کا ذریعہ ہے، خواب میں سرورِ عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوتی ہے، درود شریف پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے، بہت بابرکت اور افضل ترین عمل ہے، دین و دنیا میں سب سے زیادہ نفع دینے والا ہے، حصولِ مسرت اور بہترین

عطاؤں کا ذریعہ ہے اور ایسی تجارت ہے جس میں گھاٹا قطعاً نہیں۔ تمام اولیاء کرام کا صبح وشام کا معمول رہا ہے اور ہے۔ درود شریف پڑھنا ہر مسلمان کے لئے فرض وواجب کے درجے میں ہے، کیونکہ اللہ جل شانہٗ نے قرآن کریم میں اس کا حکم صادر فرمایا ہے۔ (از مقدمہ جامع الصلوٰۃ، ص:۳۳-۳۴)

اہلِ سنت کی پہچان

حضرت زین العابدین علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ''اہلِ سنت کی نشانی بکثرت نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا ہے۔'' (سعادۃ الدارین، ص:۱۰۷)

درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

۱۔۔۔۔۔حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ، ہم منبر کے قریب ہو گئے۔ حضور ﷺ نے جب منبر کے پہلے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، اسی طرح جب تیسرے زینے پر قدم رکھا تو فرمایا آمین۔ جب آنحضرت ﷺ خطبہ سے فارغ ہوئے اور نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپ سے منبر پر چڑھتے ہوئے ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیلِ امین میرے پاس آئے تھے۔ جب میں نے منبر کے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوئی۔ میں نے کہا آمین۔ پھر جب دوسرے پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا کہ ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے۔ میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچیں اور اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں ۔ میں نے کہا آمین۔ (سعادۃ الدارین، ص:۲۲۲)

اس حدیث کی رو سے حضرت جبرئیلِ امین علیہ السلام نے تین بددعائیں دیں اور حضورِ اقدس ﷺ نے ان تینوں پر آمین کہی۔ اول تو حضرت جبرئیلِ امین علیہ السلام جیسے مقرب فرشتے کی دعا ہی کافی تھی۔ اس پر آنحضرت ﷺ کی آمین سے یہ بددعا اتنی تیز وتند اور

سخت ہوگئی کہ اس کے تصور سے ہی لرزہ طاری ہوجاتا ہے۔ یہ حدیث کئی بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اپنے متن کے اعتبار سے درود شریف سے غفلت برتنے والوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہے۔ (از مقدمہ جامع، ص: ۳۷)

۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بڑا بدبخت ہے۔''

(سعادۃ الدارین، ص: ۲۲۳، بحوالہ ابن سنی وطبرانی)

۳...... حضرت عبد اللہ بن جراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنابِ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر اس نے مجھ پر درود نہیں بھیجا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔'' (سعادۃ الدارین، ص: ۲۲۳، بحوالہ دیلمی)

۴...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اصلی بخیل اور کنجوس وہ آدمی ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ (ذرا سی زبان ہلا کے) مجھ پر درود نہ بھیجے۔'' (سعادۃ الدارین، ص: ۲۲۴، بحوالہ نسائی)

۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو لوگ کہیں بیٹھے ہوں اور انہوں نے اس نشست میں نہ اللہ کو یاد کیا اور نہ اپنے نبی (ﷺ) پر درود بھیجا (یعنی ان کی وہ مجلس اور نشست اللہ کے ذکر اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے سے بالکل خالی رہی) تو قیامت میں یہ ان کے لئے حسرت وخسران (اور نقصان) کا باعث ہوگی۔ پھر چاہے اللہ ان کو عذاب دے اور چاہے تو معاف فرمادے اور بخشدے۔''

(ترمذی شریف، الصلات والبشر، ص: ۴۴)

ان جیسی وعیدوں کی بناء پر حافظ ابنِ حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے ذکر ہونے پر درود نہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔

(اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسی محرومی سے محفوظ رکھے۔ آمین)

(سعادۃ الدارین، ص ۲۲۵)

کہاں کہاں درود پڑھنا مستحب ہے؟ (اکیاون مواقع)

۱.....جمعۃ المبارک کے دن: جمعہ کے دن کو اسلام میں خاص اہمیت حاصل ہے اور اسے سید الایام (دنوں کا سردار) قرار دیا گیا ہے۔

(ا).....حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن یا رات میں مجھ پر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتے ہیں اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو درود کو میری قبر تک پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدیے آتے ہیں۔ (سعادۃ الدارین، ص:۸۱، بحوالہ بیہقی)

(ب).....حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو اسلئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں انتقال کے بعد بھی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے، پس اللہ کا نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق دیا جاتا ہے۔

(ج).....حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میرے اوپر روشن رات (یعنی جمعرات) اور روشن دن (یعنی جمعہ کے دن) میں کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے۔ میں تمہارے لئے دعا و استغفار کرتا ہوں۔'' (سعادۃ الدارین، ص:۸۰)

(د).....حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو، اس لئے کہ میری امت کا درود ہر جمعہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، اور جو مجھ پر درود بھیجنے میں سبقت کرے گا وہی قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا۔'' (سعادۃ الدارین، ص:۸۰، بحوالہ بیہقی)

(ہ)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مجھ پر درود (قیامت کے دن) پلِ صراط پر روشنی ہونے کا ذریعہ ہوگا، اور جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسی (۸۰) مرتبہ درود بھیجے گا اس کے اسی (۸۰) سال کے (صغیرہ) گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۸۹، بحوالہ ابن شاہین وغیرہ)

جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے کی برکت

خلاد بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے بزرگ تھے۔ انتقال سے کچھ پہلے حالتِ نزع میں لوگوں کو ان کے سرہانے ایک کاغذ ملا، جس پر لکھا ہوا تھا ''یہ خلاد بن کثیر کے لئے دوزخ کی آگ سے آزادی کا پروانہ ہے۔'' لوگوں نے جب ان کے اہلِ خانہ سے ان کے اعمال سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بتلایا کہ وہ جمعہ کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک ہزار بار درود پڑھتے تھے اور یہ کہتے تھے: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ''

(الصلات والبشر، ص: ۱۱۱)

۲...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ گرامی کتاب میں لکھتے وقت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی اپنی کتاب (یعنی نوشت) میں مجھ پر درود بھیجے (مثلاً صلی اللہ علیہ وسلم لکھ دے) تو جب تک اس کتاب میں درود کے حروف لکھے ہوئے رہیں گے فرشتے اس شخص کے لئے استغفار کرتے رہیں گے۔'' (الصلات والبشر، ص: ۳۸ و سعادۃ الدارین، ص: ۱۰۱)

درود لکھنے کی وجہ سے ایک شخص کی مغفرت

محمد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو ان کی وفات کے بعد خواب میں دیکھا اور اُن سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ معاملہ کیسا رہا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری مغفرت فرمادی۔ میں نے عرض کیا کہ کس وجہ سے؟ انہوں نے فرمایا اس وجہ سے کہ میں جب بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ''نبی'' کا لفظ لکھتا تو اس کے ساتھ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' بھی لکھ لیتا تھا۔ (الصلات والبشر، ص: ۱۱۲)

۳......حضور اکرم ﷺ کا جب نام لیا جائے:

مجلس میں جب ایک سے زائد بار حضور اکرم ﷺ کا ذکر ہو تو کم از کم ایک بار درود پڑھنا واجب ہے اور بار بار درود پڑھنا افضل اور بہتر ہے۔

(ا)......حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو کوئی مسلمان بندہ مجھے یاد کر کے مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں، اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند کر دیتے ہیں۔'' (الصلات والبشر، ص:۳۹، بحوالہ نسائی)

(ب)......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''وہ شخص ذلیل وخوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے (اور وہ پھر بھی) مجھ پر درود نہ بھیجے۔'' (الصلات والبشر، ص:۴۹، بحوالہ احمد وترمذی)

۴......مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے نکلتے وقت:

(ا)......حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں داخل ہوتے تو (پہلے) درود وسلام پڑھتے پھر یہ دعا کرتے: ''رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ'' اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو (پہلے) درود وسلام پڑھتے اور پھر یہ دعا کرتے: ''رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ''

(سعادۃ الدارین، ص:۹۳، بحوالہ امام احمد)

(ب)......حضرت ابو اسید اور حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو (پہلے اپنے) نبی ﷺ پر سلام کہے اور پھر یہ دعا پڑھے: ''اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ'' اور جب مسجد سے باہر نکلے تو (سلام کہہ کر) یہ دعا پڑھے: ''اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ''

(الصلات والبشر، ص:۴۰، بحوالہ ابوداؤد)

لہٰذا مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ'' کہہ لینا

چاہیئے پھر دونوں حدیثوں میں مذکور دعاؤں میں سے کوئی سی دعا پڑھ لے اور جب مسجد سے باہر آنے لگے تو بھی "بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ" پڑھے اس کے بعد اوپر مذکور دعاؤں میں سے کوئی سی دعا پڑھ لے۔

۵......اذان کے بعد:

(ا)...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اذان سننے کے بعد (مجھ پر درود بھیجتے ہوئے) اس طرح کہے: "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَارْضَ عَنْهُ رِضَاءً لَا سَخَطَ بَعْدَهُ" تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔ (الصلات والبشر، ص:۵۲، بحوالہ حافظ عبدالغنی)

(ب)...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان کے کلمات سننے کے بعد "اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ" کہے تو اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت لازم ہوگی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۱۰۲)

نوٹ:...... اذان کے بعد دعا اور درود وسلام کے لئے مختلف کلمات وارد ہوئے ہیں، اس لئے سہولت کے مطابق جونسے کلمات بھی پڑھ لیے جائیں (انشاء اللہ) فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

۶......دعا کے شروع، درمیان اور آخر میں:

(ا)...... حضرت عبداللہ بن بشر رضی اللہ عنہ حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشادِ گرامی نقل کرتے ہیں کہ دعائیں تمام کی تمام رکی رہتی ہیں جب تک اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء اور حضور اکرم ﷺ پر درود سے نہ ہو۔ اگر ان کے ساتھ دعا کرے گا تو اس کی دعا یقیناً قبول ہوگی۔

(ب)...... حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے مروی ہے کہ نبی آخر الزمان ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی دعا ایسی نہیں ہے کہ جس میں بندہ اور خالق کے درمیان حجاب (پردہ) نہ ہو یہاں تک کہ حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے تو وہ حجاب اٹھ جاتا ہے اور وہ دعا قبولیت کے مقام میں داخل ہو جاتی ہے ورنہ لوٹ آتی ہے۔ (الصلات والبشر، ص:۴۱)

علامہ ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دعا سے پہلے اور آخر میں درود شریف پڑھنے والے کی دعا قبول ہو جاتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ صرف آگے اور پیچھے دعائے درود کو قبول فرمالیں اور درمیان کی دعا کو رد کر دیں یہ اُن کے کرم سے بعید ہے۔
(اتحاف السعادۃ المتقین، ص: ۲۵۵/۵)

۷......عرفات کے میدان میں:

وقوفِ عرفہ کے موقع پر درود وسلام پر مشتمل دو مبارک اور مقبول اعمال یہ ہیں:

☆...... پہلا عمل:

۱......تلبیہ: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَکَ وَ الْمُلْکَ، لَاشَرِیْکَ لَکَ۔ اور تکبیر "اَللّٰہُ اَکْبَرُ" (کچھ دیر تک پڑھ لے)

۲......پھر لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ، اَشْھَدُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا۔ (سو بار)

۳......پھر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (تین بار)

۴...... پھر تین بار سورۃ الفاتحہ، ہر دفعہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے ساتھ شروع کرے۔

۵......پھر مندرجہ ذیل درود شریف:

صَلَّی اللّٰہُ وَمَلَائِکَتُہٗ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ (سو بار)

۶......پھر خوب آہ وزاری کے ساتھ اپنے لئے اور اپنے والدین، اعزہ واقرباء اور مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرے۔

حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عرفات کے پہلے دن اس دعا سے بہتر کوئی قول وعمل نہیں اور اللہ تعالیٰ سب سے پہلے اس دعا کے پڑھنے والے پر نظرِ رحمت فرمائیں گے۔"

ایک دفعہ اس عمل سے فارغ ہو جائے تو پھر دوبارہ شروع کر دے اور شام تک

مسلسل اس عمل کو کرتا رہے۔ (اگر اس عمل کو شام تک جاری رکھے) تو اللہ رب العزت فرشتوں کے سامنے اس شخص پر فخر فرمائیں گے اور ارشاد فرمائیں گے: ''میرے اس بندے کو دیکھو کہ اس نے میری تکبیر اور تلبیہ کہی اور میری پاکی، حمد اور توحید بیان کی اور وہ سورۃ پڑھی جو مجھے سب سورتوں میں سب سے زیادہ پسند ہے اور میرے نبی (محمد ﷺ) پر درود بھیجا، تم گواہ رہو کہ میں نے اس کے عمل کو قبول کیا اور اس کے لئے اجر وثواب کو لازم کیا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے اور جس جس کی اس نے شفاعت کی میں نے ان کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی اور اگر یہ (سب) اہلِ عرفہ (حجاج کرام) کے حق میں شفاعت کرے ان سب کے حق میں بھی اس کی شفاعت قبول کروں گا۔ (الصلات والبشر، ص:۴۲)

☆......دوسرا عمل:

۱......لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (سوبار)

۲......پھر قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ الاخلاص سوبار)

۳......اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ (سوبار)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان عرفہ کے دن شام کے وقت قبلہ رو ہو کر یہ (مذکورہ بالا) دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں کی جماعت کو مخاطب کر کے) فرمائیں گے: ''اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کا کیا بدلہ ہے؟ اس نے میری پاکی، وحدانیت، بڑائی اور عظمت بیان کی، مجھے پہچانا، اور میری تعریف کی اور میرے نبی پر درود بھیجا۔ (اے) فرشتو! تم گواہ رہو کہ میں نے اس کی مغفرت کی اور اس کی شفاعت خود اس کے اپنے حق میں قبول کی اور اگر میرا یہ بندہ مجھ

سے تمام اہلِ عرفہ (حجاج کرام) کے بارے میں سوال کرے تو میں ضرور اس کی شفاعت ان کے حق میں بھی قبول کروں گا۔ (الصلات والبشر، ص: ۴۲-۴۳)

۸......حج کے دیگر اعمال میں:

مثلاً تلبیہ (لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) کے بعد، صفاء مروہ پر (یہ دو پہاڑوں کا نام ہے جس کے درمیان حاجی سعی کرتے ہیں)، طواف کے دوران حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت، منیٰ کی مسجد خیف میں اور طوافِ حج سے واپسی پر طوافِ وداع سے فارغ ہونے کے بعد۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۱۸۶)

۹......مدینہ منورہ میں داخل ہوتے وقت جب مدینہ منورہ کی مبارک آبادی اور وہاں کے باغات وغیرہ پر نظر پڑے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۸۶)

۱۰......مدینہ منورہ میں ان مقامات پر حاضری کے وقت جہاں عہدِ نبوی ﷺ میں کوئی خاص واقعہ پیش آیا ہے، یا آپ ﷺ اس جگہ تشریف لے گئے تھے جیسے مسجد قباء، بدر اور احد وغیرہ۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۹۵)

۱۱......روضۂ اقدس میں حاضری کے وقت۔ (ردالمختار، ص: ۱/۵۱۸)

۱۲......ذکر کے حلقوں اور مجالس میں:

(یعنی جہاں اللہ کا ذکر ہو) کیونکہ ایسی مجلسوں میں کچھ خاص فرشتے اترتے ہیں جو درود شریف کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ کر لیتے ہیں اور ذکر کرنے والوں کو دعا دیتے ہیں۔

(الصلات والبشر، ص: ۴۳)

۱۳......قرآنِ پاک کی تلاوت کے بعد:

حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس شخص نے قرآن مجید کی تلاوت کی، اور رب تعالیٰ کی حمد کی (مثلاً الحمد للہ کہا) اور نبی (ﷺ) پر درود بھیجا اور اپنے پروردگار سے مغفرت کی دعا کی تو تحقیق اس نے خیر و بھلائی کو اپنے محل (ملنے کی جگہ) میں تلاش کی۔

(الصلات والبشر، ص: ۴۳، سعادۃ الدارین، ص: ۱۹۷)

۱۴......جب کسی محفل میں لوگ جمع ہوں اور نشست برخاست ہونے لگے:

کسی بھی مجلس سے اٹھتے وقت نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنے کا اہتمام کرنا چاہئے یا اس لئے کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ اپنی مجلس میں مجھ پر درود نہیں بھیجتے (اور مجلس برخاست کر دیتے ہیں) تو وہ اگر چہ جنت میں داخل ہو جائیں مگر اس درود نہ بھیجنے پر درود کے اجر وثواب سے محرومی کے باعث حسرت وافسوس کریں گے۔ (الصلات والبشر،ص:۴۴)

۱۵......صبح اور شام کے وقت:

حضرت بکر بن عبداللہ مازنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دس بار دن کے ابتدائی حصہ میں اور دس بار دن کے آخری حصہ میں درود بھیجے تو قیامت کے دن اُسے میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (الصلات والبشر،ص:۶۳)

۱۶......کان بولنے کے وقت:

(کبھی کبھی کان میں ایک آواز پیدا ہو جاتی ہے اس کو کان کا بولنا یا بجنا کہتے ہیں)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کان بجنے لگیں تو مجھے یاد کر کے درود پڑھے اور یہ کہے: "**ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِيْ**" (الصلات والبشر،ص:۴۵)

۱۷......تیمّم، غسلِ جنابت اور غسلِ حیض کے بعد۔

۱۸......وضوء کے بعد:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس شخص کا وضوء (کامل) نہیں ہوتا جو مجھ پر درود نہ پڑھے۔" (سعادۃ الدارین،ص:۸۰-۸۱)

۱۹......نماز کے لئے اقامت کہی جانے کے بعد:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ مرسلاً رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اذان کا جواب دے اور پھر جب (اقامت میں) مکبر "**قَدْ قَامَتِ**

الصَّلَاةُ'' کہے تو یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الصَّادِقَةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَاَبْلِغْهُ دَرَجَةَ الْوَسِيْلَةِ فِي الْجَنَّةِ۔ تو محمد ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔ (سعادۃ الدارین، ص:۷۸)

۲۰...... جب رات کو تہجد کے لئے اٹھے:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ................اور دوسرا وہ شخص جو رات کے کسی حصے میں تنہائی میں اٹھے اور اچھی طرح وضوء کرے اور اللہ تعالیٰ کی حمد اور بزرگی بیان کرے اور نبی پاک ﷺ پر درود بھیجے اور قرآن مجید کی تلاوت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص سے (بھی) خوش ہوتے ہیں اور (فرشتوں کو مخاطب کرکے) فرماتے ہیں: ''میرے بندے کو دیکھ کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہا ہے درانحالیکہ میرے سواء اسے کوئی بھی نہیں دیکھ رہا۔'' (سعادۃ الدارین، ص:۱۸۵ بحوالہ نسائی)

۲۱......نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد۔ ۲۲...... ہر قسم کے خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد (صرف خطیب کے لئے، مقتدی اور سامعین دل ہی دل میں درود پڑھیں)

۲۳...... جب صدقہ کرنے کی طاقت واستطاعت نہ ہو:

چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کے لئے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یہ (درود) پڑھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

یہ کلمات کہہ لینا اس کے لئے صدقہ کے برابر ہوگا۔ (سعادۃ الدارین:۱۸۶)

۲۴...... جنازے کی نماز میں دوسری تکبیر کے بعد۔

۲۵......سواری پر سوار ہونے کے بعد:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو

شخص سواری پر سوار ہونے کے بعد (درود وسلام پر مشتمل) یہ دعا پڑھ لے یعنی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ، فَاِنَّہٗ لَیْسَ لَہٗ سَمِیٌّ،

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

تو وہ سواری (زبانِ حال) سے اُسے دعا یہ دیتی ہے: "اے مؤمن! اللہ تجھے برکت دے، تو نے میرا بوجھ ہلکا کر دیا، اور (سواری پر بیٹھنے کی دعا پڑھ کر) اپنے رب کی فرمانبرداری کی، اور اپنے آپ کے ساتھ اچھا معاملہ کیا۔ اللہ تیرے سفر میں برکت دے اور تیرے مقصد کو پورا کرے۔

(سعادۃ الدارین، ص:۱۸۶)

۲۶...... جب سفر کے لئے روانہ ہونے لگے۔

۲۷...... جب سفر سے واپس ہونے لگے۔ (الصلات والبشر، ص:۱۲۰)

۲۸...... جب کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرے:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب دو مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے مل کر مصافحہ کرتے ہیں اور نبی (ﷺ) پر درود بھیجتے ہیں تو ان کے ایک دوسرے سے جدا ہونے سے پہلے پہلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (الصلات والبشر، ص:۴۵)

۲۹...... حدیث پڑھنے کے دوران:

یعنی حدیث پڑھنے سے پہلے اور حدیث پڑھنے کے بعد۔ (ردالمختار، ص:۱/۵۱۸)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کہ اگر حدیث پڑھنے والے کے لئے صرف یہی ایک درود پڑھنے کا فائدہ ہوتا تب بھی کافی تھا (کہ ہر بار درود پڑھنے پر اللہ تعالیٰ کی دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور جس ذات کی طرف سے ایک رحمت ہی سارے عالم کو کافی ہوتی ہو اس کی دس رحمتوں کے کیا کہنے!) (سعادۃ الدارین، ص:۱۹۹)

۳۰...... استفتاء اور فتویٰ تحریر کرتے وقت۔

۳۱...... اہم کام یا گفتگو شروع کرتے وقت۔ (سعادۃ الدارین، ص:۱۹۹)

۴۲......مصائب ومشکلات اور پریشان کن حالات میں۔

۴۳......طاعون کی وباء پھوٹ پڑنے کے وقت۔

۴۴......کسی بھی مرض سے شفایابی کے لئے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۲۰۰)

۴۵......جب کسی معاملہ میں براءت و بے گناہی کے باوجود متہم کر دیا جائے

۴۶......کسی کو خط لکھتے وقت، بسم اللہ لکھنے کے بعد۔

روایت میں ہے کہ سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خط میں درود شریف لکھا اور ان کے بعد پوری امت اس پر عمل پیرا ہوگئی۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درود والے کلمات جو انہوں نے اپنے ایک گورنر کو خط میں تحریر کیے تھے، یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ اَبِىْ بَكْرٍ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَلِيْفَةَ بْنِ حَاجِرٍ. سَلَامٌ عَلَيْكَ، فَاِنِّىْ اَحْمَدُ اِلَيْكَ اللّٰهَ الَّذِىْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ، وَاَسْاَلُهٗ اَنْ يُّصَلِّىَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.... الخ

۴۷......گناہ کی بات صادر ہونے کے فوراً بعد:

اگر کسی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کرتے ہوئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھ پر درود بھیجا کرو، کیونکہ مجھ پر درود تمہارے (گناہوں کے) لئے کفارہ ہے۔''

۴۸......خرید وفروخت کے وقت:

کیونکہ حدیث شریف کے مطابق جس اہم کام کو اللہ کے ذکر اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر سرانجام نہ دیا جائے وہ خیر و برکت سے خالی رہتا ہے۔

۴۹......فصل میں بیج بوتے وقت۔ (سعادۃ الدارین، ص:۲۰۱)

۵۰......واعظ کے لئے وعظ شروع کرنے اور مدرس کے لئے سبق شروع کرنے سے پہلے یا

علمی گفتگو کرتے وقت۔

۴۱......سنتِ غیر مؤکدہ اور نفل نمازوں میں پہلے قعدہ میں التحیات پڑھنے کے بعد۔

۴۲......وتر کی نماز میں قنوت پڑھنے کے بعد۔ (ردالمختار شامی: ۱/۵۱۸-۵۱۹)

۴۳......جب کوئی چیز بھول جائے اور اس کو یاد کرنا چاہے۔

۴۴......سونے کے وقت یعنی جب سونا چاہے تو درود شریف پڑھ لے۔

۴۵......بازار یا کسی دعوت وغیرہ پر جاتے وقت اور جب وہاں سے واپسی ہونے لگے۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۲۰۳)

۴۶......فقر و فاقہ کے دفع یا اس سے بچاؤ کے لئے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۲۰۰)

۴۷......مسجد میں بیٹھے رہنے کی حالت میں۔

۴۸......جب مسجد میں سے گذر ہو یا کسی مسجد پر نظر پڑے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۱۸۴)

۴۹......جب قرآنِ مجید میں آنحضرت ﷺ کا ذکر آئے تو تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد درود پڑھنا۔ (ردالمختار شامی: ۱/۵۱۹)

۵۰......وصیت کرتے وقت (سعادۃ الدارین، ص: ۱۸۶)

۵۱......ہر مہم اور مشکل کام کے وقت۔

اگر کسی امرِ مہم کے وقت درود شریف پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ درود کی برکت سے اس مہم کو آسان کر دیتا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۲۰۰)

کہاں کہاں درود پڑھنا مکروہ اور ممنوع ہے

۱......ہم بستری کے وقت۔

۲......قضائے حاجت کے وقت یا نجاست یا بدبودار جگہ میں۔

۳......اپنی شے (مبیع) کو مشہور کرنے یا گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے۔

۴......غلطی کے اظہار کے لئے۔

۵.....تعجب کے اظہار کے لئے۔

۶.....کسی جانور کو ذبح کرتے وقت۔

۷.....چھینک آنے پر۔ (ردالمختار:۱/۵۱۸-۵۱۹)

۸.....کھانے کھاتے یا پانی پیتے وقت۔ (سعادۃ الدارین،ص:۲۲۲)

درود شریف پڑھنے کے آداب

......اول انسان کو لازم ہے کہ بغض وحسد، کینہ اور دشمنی، اور تکبر، خود پسندی اور تعصب سے دل کو پاک وصاف کرے کیونکہ یہ چیزیں انسان کو انسانیت سے نکال کر محض حیوان بنا دیتی ہیں اور گناہ کی طرف مائل کر دیتی ہیں۔ نیکیوں کو بالکل جلا ڈالتی ہیں۔

۲.....کپڑے، بدن اور مکان طاہر و پاک ہوں۔

۳.....مسواک وغیرہ سے دہن یعنی منہ اور دانتوں کے چرک اور لعاب کو خوب صاف کرنا چاہیئے۔

۴.....باوضوء ہو، اگر عذر ہو تو تیمّم کر لے تاکہ صفائی ظاہر اور باطن کی ہو جائے۔ بغیر طہارت (وضوء اور پاکی) کے درود پڑھنا یا نام پاک آنحضرت ﷺ کا زبان پر لانا سخت بے ادبی ہے۔

۵.....قبلہ رو مصلے پر بیٹھ کر درمیانی آواز سے شوق وذوق کے ساتھ پڑھے۔

۶.....مکمل دھیان اور توجہ کے ساتھ پڑھے تاکہ الفاظ کی صحیح ادائیگی ہو اور اس کے معانی اور فضائل سمجھنے میں سہولت ہو۔

۷.....دوسرے کو دکھانے اور سنانے کے لئے نہ پڑھے بلکہ فقط اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل، ثواب کے حصول اور آنحضرت ﷺ کی شفاعت کی امید میں پڑھیں۔

۸.....جس طرح زبان سے درود شریف پڑھے اسی طرح دل کو بھی اس ورد سے معطر رکھے۔

۹.....درود پڑھتے وقت ایسا سمجھے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کے حضور میں درود پڑھ رہا ہے اور اس درود کو بنفس نفیس آنحضرت ﷺ خود بلا واسطہ سماعت فرما رہے ہیں یا یہ خیال رکھے کہ فرشتوں کے ذریعے یہ درود آپ ﷺ کے حضور پیش کیا جا رہا ہے۔

۱۰.....خشوع اور خضوع اور رقت قلب (دل کی نرمی) کے ساتھ پڑھے۔

۱۱......دل کا تعلق اللہ جل شانہٗ کے ساتھ ہو۔

۱۲......درود پڑھتے وقت کسی سے باتیں نہ کرے۔

۱۳......جس جگہ نجاست یا بدبو ہو وہاں درود نہ پڑھے۔

۱۴......ہنسی ٹھٹھے کے وقت، بے حیائی کے کاموں کے وقت، گناہ کرتے وقت درود پڑھنے میں کفر کا خوف ہے۔ والعیاذ باللہ

۱۵......بول و براز کے وقت بھی ممنوع ہے۔

۱۶......ناچ و رنگ کی محفل میں بھی درود نہ پڑھا جائے۔

۱۷......پڑھتے وقت عمدہ خوشبو سے خود بھی معطر ہو اور جگہ کو بھی معطر رکھے۔

(ملخصاً از مقدمہ جامع الصلوات، ص: ۳۸-۳۹)

درود شریف پڑھنے کا دلنشین طریقہ

حضرت شیخ عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم و اُطال اللہ ظلالہم بصحۃ و عافیۃ ارشاد فرماتے ہیں: ''درود شریف پڑھنے کا ایک دلنشین طریقہ میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بتایا تھا کہ درود شریف پڑھتے ہوئے یہ سوچے کہ میں روضۂ مبارک میں مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہوں اور آسمان سے حضور ﷺ پر رحمت کی جو بے شمار بارش ہو رہی ہے اس کے کچھ چھینٹے مجھ پر بھی پڑ رہے ہیں۔

قطب العالم حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے پوچھا کہ پہلے استغفار پڑھیں یا درود شریف؟ فرمایا کہ پہلے گندے اور میلے کپڑے دھوتے ہو یا عطر لگاتے ہو؟ لہٰذا پہلے روح کو گناہوں کی گندگیوں سے استغفار کے ذریعہ پاک کرلو پھر درود شریف کا عطر لگاؤ۔ (از ولی اللہ بنانے والے چار اعمال، ص: ۳۳)

درود شریف کے احکام و مسائل

۱......درود شریف کے بہت سے مختلف طریقے اور صیغے منقول ہیں، درود و سلام کے حکم کی تعمیل ہر اس صیغے و طریقے سے ہو سکتی ہے جس میں درود و سلام کے الفاظ ہوں، اور

یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ الفاظ آنحضرت ﷺ سے بعینہٖ منقول بھی ہوں، بلکہ جس عبارت سے بھی درود وسلام کے الفاظ اداء کیے جائیں، اس سے حکم کی تعمیل اور درود وسلام کا ثواب حاصل ہوجاتا ہے، مگر یہ ظاہر ہے کہ جو الفاظ خود حضور اکرم ﷺ سے منقول ہیں وہ زیادہ بابرکت اور زیادہ ثواب کا سبب ہے۔

(الصلات والبشر، ص: ۱۵۰ و معارف القرآن مفتی محمد شفیع صاحب: ۲۲۳/۷)

۲......قعدۂ نماز میں تو قیامت تک درود وسلام کے الفاظ اسی طرح کہنا مسنون ہے جس طرح ''درودِ ابراہیمی'' کے کلمات ہیں۔ یعنی:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (ردالمحتار: ۵۱۲/۱)

اور ہر نماز سے باہر جب آنحضرت ﷺ خود مخاطب ہوں جیسا کہ آپ ﷺ کے عہد مبارک میں وہاں تو وہی الفاظ ''اَلصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ'' کے اختیار کیے جائیں، آپ ﷺ کی وفات کے بعد روضۂ اقدس کے سامنے جب سلام عرض کیا جائے تو اس میں بھی صیغہ ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ'' کا اختیار کرنا مسنون ہے۔ اس کے علاوہ جہاں غائبانہ درود وسلام پڑھا جائے تو صحابہ وتابعین اور ائمہ امت سے صیغۂ غائب کا استعمال کرنا منقول ہے مثلاً ''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ'' جیسا کہ عام محدثین کی کتابیں اس سے لبریز ہیں۔

(معارف القرآن: ۲۲۳/۷-۲۲۴)

۳......فرض، واجب اور سنتِ مؤکدہ نمازوں کے آخری قعدہ میں درود شریف سنتِ مؤکدہ ہے، اس کے ترک سے سجدہ سہو تو لازم نہیں البتہ سخت گناہ ہوگا۔ نوافل میں ہر قعدے کے اندر اور نمازِ جنازہ میں بھی درود شریف مسنون ہے۔ (ردالمحتار: ۵۱۸/۱)

۴......جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود شریف واجب ہوجاتا ہے۔ (ردالمحتار: ۵۱۶/۱، ط: ایچ ایم سعید)

۵...... اگر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر مبارک بار بار آئے تو صرف ایک مرتبہ درود پڑھنے سے واجب اداء ہوجاتا ہے، لیکن مستحب اور افضل یہ ہے کہ جتنی بار ذکر مبارک خودکرے یا کسی سے سنے تو ہر مرتبہ درود شریف پڑھے۔(ردالمحتار:۱/۵۱۶-۵۱۷)

۶...... جس طرح زبان سے ذکر مبارک کرتے وقت زبانی درود وسلام واجب ہے اسی طرح قلم سے لکھتے وقت درود وسلام کا قلم سے لکھنا بھی واجب ہے، اور اس میں جو لوگ حروف کا اختصار کرکے ''صلعم'' یا ''م'' لکھ دیتے ہیں یہ کافی نہیں بلکہ پورا درود وسلام لکھنا چاہیئے۔

۷...... ذکر مبارک کے وقت افضل واعلیٰ اور مستحب تو یہی ہے کہ صلاۃ اور سلام (مثلاً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ) دونوں پڑھے اور لکھے جائیں، لیکن اگر کوئی شخص ان میں سے ایک یعنی صرف صلاۃ یا صرف سلام پر اکتفاء کرے تو اکثر فقہاء کے نزدیک کوئی گناہ نہیں۔ علمائے امت کا مسلسل عمل اس پر شاہد ہے کہ وہ دونوں کو جمع کرتے ہیں، اور بعض اوقات ایک پر بھی اکتفاء کرلیتے ہیں۔(ردالمحتار، مقدمۃ، مطلب افضل صیغ الصلاۃ:۱/۱۳)

۸...... لفظ صلاۃ انبیاء کرام علیہم السلام اور فرشتوں کے سواء کسی کے لئے استعمال کرنا اکثر علماء کے نزدیک جائز نہیں۔ امام ابوحنیفہؒ بھی یہی فرماتے ہیں، البتہ تبعاً جائز ہے، یعنی آنحضرت ﷺ پر صلاۃ وسلام کے ساتھ آل واصحاب یا تمام مؤمنین کو شریک کرلے اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (مثلاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ)۔ (ردالمحتار:۲/۲۶۳)

۹...... جو حکم لفظِ صلاۃ کا ہے وہی لفظِ سلام کا بھی ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی اور کے لئے اس کا استعمال درست نہیں، البتہ کسی کو مخاطب کرتے وقت بطورِ تحیہ کے ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ'' کہے، یہ جائز اور مسنون ہے۔ مگر کسی غائب کے نام کے ساتھ ''عَلَیْہِ السَّلَامُ'' کہنا اور لکھنا نبی کے علاوہ کسی کے لئے درست نہیں۔(ردالمحتار:۱/۵۱۴-۵۱۵)

۱۰...... بالغ ہونے کے بعد پوری زندگی میں کم ازکم ایک بار درود پڑھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(ردالمحتار:۱/۵۱۴-۵۱۵)

۱۱......بہتر یہ ہے کہ درود و سلام میں صرف اسمِ مبارک ہی پر اکتفاء نہ کرے بلکہ آپ ﷺ کی مبارک صفات میں سے کوئی صفت بھی ذکر کرے۔ مثلاً یوں کہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ ۔ (الصلات والبشر، ص: ۱۰۳)

۱۲......جب آنحضرت ﷺ پر درود بھیجے تو مستحب ہے کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کا بھی اجمالاً ذکر کردے تاکہ ان کے لئے بھی دعا ہو جائے مثلاً: ''مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَسَلَّمَ۔''

اور جب کسی اور نبی یا رسول پر درود و سلام پڑھے تو اس وقت مستحب یہ ہے کہ ہمارے پیارے رسول ﷺ پر بھی درود و سلام کہے۔ مثلاً: ''حضرت عیسیٰ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ'' ان دونوں باتوں کا حکم احادیث میں موجود ہے۔ (الصلات والبشر، ص: ۵۹)

۱۳......کئی ساری احادیث اور آثارِ صحابہ میں نبی کریم ﷺ کے لئے ''سَیِّد'' کا لفظ استعمال ہوا ہے اس لئے درود و سلام میں ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ ﷺ کے لئے ''سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ'' یا ''سَيِّدِنَا'' وغیرہ الفاظ کا اضافہ مستحب ہے۔

(ردالمحتار: ۱/۵۱۳-۵۱۴ والصلاۃ والبشر، ص: ۱۳۴)

۱۴......صلاۃ و سلام میں ایک جگہ خطاب کے اور دوسری جگہ غائب کے الفاظ کہہ لینا بھی درست ہے۔ مثلاً اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۵۳)

۱۵......احادیث میں کثرت کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم ہے، راجح قول کے مطابق ''کثرت'' کوئی مقدار مقرر نہیں، اس لئے جتنا ہو سکے مقدور بھر زیادہ سے زیادہ درود پڑھتا رہے۔

بعض علماء فرماتے ہیں کہ ''کثرت'' کی مقدار کم از کم ۳۵۰ بار دن میں اور ۳۵۰ بار رات میں درود پڑھنا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۵۴)

۱۶......درود و سلام میں صرف نبی کریم ﷺ کے ذکر پر اکتفاء کرنا درست ہے، البتہ

اگر آل واصحاب پر بھی درود بھیج دیا جائے تو یہ علیحدہ سنت اور مستحب ہونے کی وجہ سے زیادہ اجر وثواب کا باعث ہوگا۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۵۵)

تمام درودوں میں افضل درود (پندرہ اقوال)

اس سلسلے میں اکابرین اور علمائے کرام سے مختلف اقوال ہیں۔ ہر ایک نے اپنے ذوق، عقیدت ومحبت اور تحقیق کے مطابق درود شریف کے کسی خاص صیغہ کو افضل قرار دیا ہے۔

؎ عِبَارَاتُنَا شَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ
وَكُلٌّ اِلٰی ذَاكَ الْجَمَالِ يُشِيْرُ

ذیل میں چند اقوال درج کیے جاتے ہیں:

پہلا قول:

تمام درودوں میں سب سے افضل درود وہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پوچھنے پر اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ نے اپنی زبانِ مبارکہ سے ارشاد فرمائے، ان میں اکثر وہ ہیں جو درود ابراہیمی کہلاتے ہیں۔ یہ درود محض کیفیتوں اور الفاظ کی معمولی کمی بیشی کے ساتھ صحیح حدیثوں میں آئے ہیں۔ ان میں سے دو صیغے یہ ہیں: (العطور المجموعہ، ص: ۲۴۱)

(۱)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(سعادۃ الدارین، ص:۲۳۳)

دوسرا قول:

ابوالحسن کرخی رحمۃ اللہ علیہ اس درود کو زیادہ پسند کرتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ،

وَبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلْءَ الدُّنْیَا وَمِلْءَ الْاٰخِرَةِ

(الصلات والبشر، ص:۱۴۷)

تیسرا قول:

سب سے افضل درود یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی

كُلِّ نَبِیٍّ وَمَلَكٍ وَوَلِیٍّ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ، وَ

عَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ

(الصلات والبشر، ص:۱۴۷)

چوتھا قول:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا منتخب درود سب سے افضل ہے جس کے صیغے دو طرح منقول ہیں:

(۱)"وَصَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ، كُلَّمَا ذَكَرَهُ ذَاكِرٌ وَغَفَلَ

عَنْ ذِكْرِهٖ غَافِلٌ"

(۲)"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ،

وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ"

(الصلات والبشر، ص:۱۴۷)

پانچواں قول:

بعض بزرگانِ دین نے ان کلمات کو افضل درود قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِیِّكَ

وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ . عَدَدَ خَلْقِكَ، وَزِنَةَ عَرْشِكَ، وَرِضَا نَفْسِكَ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ .

(الصلاۃ والبشر، ص: ۱۴۷)

چھٹا قول:

ابراہیم مروزی رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ ذیل صیغہ کو افضل درود قرار دیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا سَهَا عَنْهُ الْغَافِلُوْنَ .

(الصلاۃ والبشر، ص: ۱۴۷-۱۴۸)

ساتواں قول:

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ اس درود کو افضل قرار دیتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

(الصلاۃ والبشر، ص: ۱۴۸)

آٹھواں اقوال:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ ''کتاب الاذکار'' میں مندرجہ ذیل کلمات کو اختیار کر کے افضل قرار دیتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(الصلات والبشر،ص:۱۴۸)

نواں قول:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''شرح المھذب'' میں درج ذیل صیغے کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

(الصلات والبشر،ص:۱۴۸-۱۴۹)

دسواں قول:

بعض نیک لوگوں نے اس درود کو افضل بتایا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ۔

(الصلات والبشر،ص:۱۵۰)

گیارہواں قول:

بعض حضرات نے اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ۔

(الصلات والبشر،ص:۱۵۰)

بارہواں قول:

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ علامہ مرزوقی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ درود شریف کے افضل کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (ردالمحتار: ۱/۱۳)

تیرہواں قول:

علامہ صاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کو افضل درود میں شمار کیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّءُوْفِ الرَّحِيْمِ، ذِى الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ، وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ فِىْ كُلِّ لَحْظَةٍ عَدَدَ كُلِّ حَادِثٍ وَّقَدِيْمٍ۔ (جامع الصلوات، ص: ۶۰،۸)

چودہواں قول:

قاضی حسین شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اس درود کو افضل قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَمُسْتَحِقُّهٗ۔

پندرہواں قول:

علامہ بارزی مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو افضل درود قرار دیا ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۲۴۰-۲۴۱)

فائدہ: اصل مقصود درود شریف کی کثرت ہے، اپنی سہولت کے مطابق مندرجہ بالا صیغوں میں سے کسی بھی صیغے کو اختیار کر کے پڑھنا شروع کر دیں۔ انشاء اللہ افضل درود کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

نیک مقاصد میں کامیابی اور مشکلات کا حل

۱...... چھ لاکھ درودوں کا ثواب والا درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

اس درودِ پاک کا ایک دفعہ پڑھنا چھ لاکھ دفعہ درود پڑھنے کے برابر ہے۔
(جامع الصلوات،ص:۸،۶۰)

۲......دس ہزار درودوں کا ثواب اور دوزخ سے نجات:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ کَمَا لَا نِہَایَۃَ لِکَمَالِکَ عَدَدَ کَمَالِہٖ۔

اس درود کا ایک بار پڑھنا دس ہزار درودوں کا ثواب رکھتا ہے اور سات سو (۷۰۰) بار پڑھنا دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ (جامع الصلوت،ص:۹،۶۰)

۳......نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب رہنے کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَلَاۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَھُوَ لَھَا اَھْلٌ۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس درود کا ایک بار پڑھنا گیارہ ہزار بار درود پڑھنے کے برابر ہے اور جو شخص اس کو کثرت سے پڑھتا ہے وہ دربارِ رسالت میں محبوب ہو جاتا ہے۔ (جامع الصلوات،ص:۹،۶۲)

۴......بے چینی و بے قراری کے خاتمے اور نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَجْرِ صَلَاۃَ اَھْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِیْنَ عَلَیْہِ، وَاَجْرِ یَا مَوْلَانَا لُطْفَکَ الْخَفِیَّ فِیْ اَمْرِیْ وَاَرِنِیْ سِرَّ جَمِیْلِ صُنْعِکَ

فِيمَا آمُلُهُ مِنْكَ يَارَبَّ الْعَالَمِينَ۔

کہا جاتا ہے کہ یہ درود حضور اکرم ﷺ کا تلقین کردہ ہے۔ جو شخص مشکل حالات اور دشوار معاملات میں گھرا ہوا ہو وہ روزانہ ایک ہزار بار اس درود کو پڑھے انشاء اللہ جلد مشکلات کا خاتمہ اور امیدوں کو پورا ہوتا پائے گا۔ (جامع الصلوات، ص:۱۴، ۱۷۵)

۵...... چالیس بار ''دلائل الخیرات'' پڑھنے کا ثواب:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ۔

جو کوئی چالیس بار ''دلائل الخیرات'' پڑھنے کا ثواب حاصل کرنا چاہتا ہو وہ ایک بار اس درود کو پڑھ لے۔ ''دلائل الخیرات'' سینکڑوں درود وسلام کے ایک مجموعہ کا نام ہے۔ (جامع الصلوات، ص:۲۳، ۳۱۷)

۶...... ایمان پر خاتمے کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ۔

جو شخص مغرب کی نماز کے بعد کسی سے گفتگو کیے بغیر اس درود کو پڑھے انشاء اللہ اسے ایمان کی حالت میں موت آئے گی۔ (جامع الصلوات، ص:۲۴، ۳۱۸)

۷...... ہمیشہ مالداری حاصل ہو اور لوگوں میں محبوب ہو جائے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ قَدْرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا لِمَا تَرْضَاهُ، وَاصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَيْنِ رَيْحَانَتَيْ خَيْرِ الْاَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَئِمَّةِ الْهُدٰى وَمَصَابِيْحِ الظَّلَامِ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ

دَارَ السَّلَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ.

کسی بھی جائز مقصد میں بامراد ہونے کے لئے کم از کم سو بار پڑھے، اور اگر کوئی روزانہ ایک ہزار بار پڑھنے کا معمول بنا لے تو اللہ تعالیٰ اُسے ہمیشہ کی مالداری نصیب فرمائیں گے اور تمام مخلوقات میں اسے محبوب بنا دیں گے اور ہر نقصان دہ امراس کی حفاظت فرمائیں گے۔ (جامع الصلوات، ص: ۲۴ و ۳۱۸)

۸......(۱) طاعون جیسی وباؤں سے حفاظت کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ، وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ كَثِيْرًا.

جس بستی یا شہر میں طاعون یا کوئی بھی وباء پھیل جائے تو اس کے دفع کرنے اور اس سے حفاظت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد تین بار اس درود کو پڑھا جائے اور ہر بار لفظ "كَثِيْرًا" کو دو مرتبہ پڑھیں اور تیسری بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" بھی پڑھ لیں۔
(جامع الصلوات، ص: ۲۷، ۳۴۴)

(۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَعْصِمُنَا بِهَا مِنَ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ.

مذکورہ بالا مقصد کے لئے اس درودِ پاک کا کثرت کے ساتھ پڑھنا بھی مفید ہے۔
(سعادۃ الدارین، ص: ۳۰۳)

۹...... ہر سختی اور پریشانی کو دور کرنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَنْ تَكْفِيَنِيْ شَرَّ مَا اَخَافُ وَاَحْذَرُ.

رسولِ خدا ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہر مشکل اور پریشانی کے دفعیہ کے لئے یہ درود اور دعا سکھائی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۴۸۲)

۱۰......دعائیں قبول ہونے کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةَ الرِّضَا وَارْضَ عَنْ أَصْحَابِهِ رِضَاءَ الرِّضَا۔

اس درود کو اخلاصِ نیت سے ستر (۷۰) بار پڑھ کر دعا کرنے سے دعا قبول ہو جاتی ہے اور جو مراد مانگی جائے گی دیر سویر ضرور مل کر رہے گی۔

۱۱......ہر قسم کے مرض سے شفاء لانے والا درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا، وَعَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَشِفَائِهَا، وَقُوْتِ الْأَرْوَاحِ وَغِذَائِهَا، وَنُوْرِ الْأَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

کسی بھی قسم کے روحانی یا جسمانی مرض سے شفاء کے لئے چار سو (۴۰۰) سے دو ہزار بار تک پڑھا جائے انشاء اللہ شفاء حاصل ہوگی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۲۲۴)

۱۲......طہارت کے حصول اور پاکیزہ رہنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الطَّاهِرِ الْمُطَهَّرِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

خوش وخرم رہنے اور دل ودماغ کی تازگی پانے اور پاکیزہ اخلاق ہونے کے لئے بکثرت اس درود کو پڑھے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۲۲۴، ۲۲۶)

۱۳......ایک ہزار دن تک ثواب ملتا ہے:

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ۔

جو شخص یہ درود پڑھے تو ستر ہزار فرشتے ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے۔

(سعادۃ الدارین بروایت ابنِ عباسؓ، ص:۲۳۶-۲۳۷)

۱۴...... سوضرورتیں پوری ہو جائیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰهْلِ بَیْتِهٖ۔

جو شخص اس درود پاک کو سو دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی سو ضرورتیں پوری فرمائیں گے۔ ستر دنیا میں اور تیس آخرت میں۔

۱۵...... اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد اسّی مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے سے اسّی سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

فائدہ: جمعے کے دن نمازِ عصر کے بعد اسی مرتبہ پڑھے جانے والے درود شریف کے مختلف طریقے منقول ہیں، ان میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۲۴۴)

۱۶...... بندے اور حضور ﷺ کی قبر کے درمیان کے پردے کھول دینے والا درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً۔

جو شخص روزانہ تینتیس (۳۳) بار یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کی قبر اور آنحضرت ﷺ کی قبر کے درمیان کے پردے کھول دیں گے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۲۴۳-۲۴۵)

۱۷...... ہر نیک تمنا پوری ہونے کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُكْتَبُ
بِهَا السُّطُوْرُ، وَتُشْرَحُ بِهَا الصُّدُوْرُ، وَتَهُوْنُ
بِهَا جَمِیْعُ الْاُمُوْرِ، بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ یَا عَزِیْزُ یَا غَفُوْرُ،
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

جو شخص چالیس روز تک کثرت کے ساتھ پڑھتا رہے اس کی ہر مشکل آسان ہو جائے گی اور جس نیک مقصد کے لئے پڑھے گا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اُس میں بامراد ہوگا۔
(سعادۃ الدارین، ص:۲۵۲)

۱۸...... فصل کی آسمانی اور زمینی آفات سے حفاظت کے لئے درود شریف:

"اَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزَّارِعُوْنَ" بَلِ اللّٰهُ الزَّارِعُ وَالْمُنْبِتُ وَالْمُبْلِغُ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْزُقْنَا ثَمَرَهٗ، وَجَنِّبْنَا ضَرَرَهٗ، وَاجْعَلْنَا لِاَنْعُمِكَ مِنَ الشَّاكِرِيْنَ۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فصل میں بیج بوتے وقت دعا اور درود پڑھ لینی چاہیئے۔ اس کی برکت سے فصل ہر طرح کی آفتوں اور کیڑے پڑنے سے محفوظ رہے گی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۲۰۱)

۱۹...... بآسانی جان کنی اور آشوبِ چشم کے لئے مفید درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ الْكَامِلِ، وَعَلٰى سَيِّدِنَا جِبْرِيْلَ الْمُطَوَّقِ بِالنُّوْرِ، رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعَ الدُّعَاءِ، يَا لَطِيْفًا بِمَا يَشَاءُ، نَوِّرِ اللّٰهُمَّ عَلَيْنَا قُلُوْبَنَا وَقُبُوْرَنَا وَاَبْصَارَنَا وَبَصَائِرَنَا بِرَحْمَةٍ مِّنْكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

بعض صالحین کا بیان ہے کہ یہ درود شریف آشوبِ چشم اور جان کنی میں آسانی کے لئے نہایت مفید اور مجرب ہے۔ کثرت سے پڑھتا رہے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۳۰۳)

۲۰...... دفع نسیان اور قوتِ حافظہ میں اضافہ کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ

مغرب اور عشاء کے درمیان بغیر کسی متعین عدد کے اس درودِ مبارک کا پڑھتے رہنا دفعِ

نسیان اور قوتِ حافظہ میں اضافہ کے لئے مفید ہے۔ (سعادۃ الدارین،۳۰۶)

۲۱......بحران اور کٹھن حالات سے خلاصی کے لئے درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الطَّيِّبِ الطَّاهِرِ، رَحْمَةِ اللّٰهِ لِلْعَالَمِيْنَ، وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

سختی، مصیبت اور مختلف بحرانوں سے نجات کے لئے یہ درود شریف زیادہ سے زیادہ پڑھتے رہنا چاہیئے۔ (سعادۃ الدارین،ص:۳۱۲-۳۱۳)

۲۲......اللہ تعالیٰ کی دوستی، نکاح کے پیغامات، خریداروں کی کثرت اور گمشدہ چیزوں کی واپسی کے لئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْمَكْتُوْبِ مِنْ نُّوْرِ وَجْهِكَ الْاَعْلَى الْمُؤَبَّدِ، اَلدَّائِمِ الْبَاقِي الْمُخَلَّدِ، فِيْ قَلْبِ نَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ مُحَمَّدٍ، وَاَسْاَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الْوَاحِدِ بِوَحْدَةِ الْاَحَدِ الْمُتَعَالِيْ عَنْ وَحْدَةِ الْكَمِّ وَالْعَدَدِ، اَلْمُقَدَّسِ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ، وَبِحَقِّ "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، اَللّٰهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ"، اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ حَيَاةِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ الْاَعْظَمِ لِكُلِّ مَوْجُوْدٍ، صَلَاةً تُثَبِّتُ فِيْ قَلْبِي الْاِيْمَانَ، وَتُحَفِّظُنِي الْقُرْاٰنَ، وَتُفَهِّمُنِيْ مِنْهُ الْاٰيَاتِ، وَتَفْتَحُ لِيْ بِهَا نُوْرَ الْجَنَّاتِ وَنُوْرَ النَّعِيْمِ، وَنُوْرَ النَّظَرِ اِلٰى

وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ.

یہ درود شریف عظیم الشان فوائد کے حصول کا ذریعہ ہے مثلاً:

① اگر کوئی روزانہ سو مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی حاصل ہو جائے۔

② مسروقہ چیز، گمشدہ شخص کی واپسی اور قرضہ کی ادائیگی کے لئے روزانہ سات مرتبہ پڑھ کر اس کا ثواب جنابِ رسول اللہ ﷺ، آل واصحاب اور تمام اولیائے کرام کی ارواح کو ایصالِ ثواب کر دے انشاء اللہ مقصود حاصل ہوگا۔

③ گاہکوں کی کثرت اور حصولِ منافع اور دکان میں برکت کے لئے کسی کاغذ میں لکھ کر دکان میں رکھ دے۔

④ جس کو نکاح کے لئے رشتہ کی ضرورت ہو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا رہے انشاء اللہ بکثرت پیغامات آئیں گے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۳۱۶)

۲۳...... مال میں برکت اور زیادتی کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

جس شخص کو یہ منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے تو اس کو چاہیے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھا کرے۔ (اعمالِ قرآنی، ص:۲۲۹)

۲۴...... حضور اکرم ﷺ سے روحانی تعلق اور تربیت حاصل کرنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

روزانہ رات کو سونے سے پہلے ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر طاق عدد (مثلاً پانچ، سات، نو ۹ یا گیارہ) میں پڑھنے والے کو براہِ راست حضور اکرم ﷺ کی تربیت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے۔ اور مختلف علوم اور حکمتیں حاصل ہوتی ہیں۔

(سعادۃ الدارین، ص:۴۴۸)

۲۵......صدقہ کے قائم مقام درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ، وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

حضور اکرم ﷺ کے ارشاد کے مطابق جس شخص کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے یہ اس کے لئے زکوٰۃ کے قائم مقام ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۸۳)

۲۶......رحمت کے ستر دروازے کھول دینے والا درود شریف:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

حضور اکرم نے فرمایا جو اس درود کو پڑھتا ہے وہ اپنے اوپر رحمتِ خداوندی کے ستر دروازے کھول دیتا ہے۔ (الصلات والبشر، ص:۶۲)

۲۷......مجلس کے اندر اور مجلس سے باہر غیبت سے محفوظ رہنے کے لئے:

(۱) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ.

جو شخص کسی مجلس میں آنے کے بعد اس درود شریف کو پڑھ لے دوسروں کی غیبت کرنے سے محفوظ رہے گا۔

(۲) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ۔

جو مجلس سے نکلتے وقت اس درود کو پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں جو لوگوں کی غیبت سے اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے۔ (دوسرا درود بغیر ''واؤ'' کے ''صَلَّى اللّٰهُ'' ہے)۔ (الصلات والبشر، ص:۶۲)

۲۸......امتحان میں کامیابی اور قبر کے سوال و جواب میں آسانی کے لئے:

رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجَلَّهَا، وَاقْضِ لِيْ بِجَاهِهٖ حَوَائِجِيْ كُلَّهَا، وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهَا، وَسَلِّمْ وَشَرِّفْ وَكَرِّمْ دَائِمًا۔

اگر کوئی طالبعلم امتحان میں کامیابی کی نیت سے تین مرتبہ ہرنماز کے بعد یہ درود شریف پڑھے اسے بفضل خداوندی امتحان میں کامیابی حاصل ہوجائے گی۔انٹرویو سے قبل گیارہ مرتبہ پڑھ کر سینے پر پھونک مارے جوابات دینے میں انشاءاللہ آسانی ہوگی۔اوراگر کوئی شخص ہرنماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ لیا کرے اس پر قبر میں منکر نکیر کا جواب آسان ہوجائے،اور عاجز نہ ہو۔(ذریعۃ الوصول،ص:۲۰۲مع استفادہ ازاکابر)

۲۹......قرض کی ادائیگی کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ، عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

اگر کوئی قرضدار اس درود شریف کو روزانہ سو مرتبہ پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے قرض کی ادائیگی کا بندوبست فرمادیں گے۔

۳۰......بحری سفر کی بخیر وعافیت تکمیل اور ہر مہم اور حادثہ سے حفاظت کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ، وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ، مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ.

یہ درود شریف بخیر وعافیت بحری سفر کی تکمیل اور کشتی کے غرق ہونے سے بچاؤ کا ذریعہ ہے،اس مقصد کے لئے ہزار بار پڑھ لیا جائے۔جوشخص کسی غم وفکر،کسی حادثہ ومصیبت میں اس کو صدقِ دل سے ہزار بار پڑھے،اس سے نجات پائے اور اپنے مقصود کو پہنچے۔

(الصلات والبشر،ص:۱۴۶)

۳۱......بلڈ پریشر، دل کی گھبراہٹ اور پریشانی کو دور کرنے کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ،
صَلَاةً تُحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ۔

جو شخص سختی اور پریشانی میں مبتلا ہو اسے چاہیئے کہ یہ درود شریف پڑھے اور کثرت کے ساتھ اس کا ورد کرے، اللہ تعالیٰ اس کی پریشانی زائل فرما دیں گے۔ بعض اکابر نے فرمایا کہ بلڈ پریشر اور دل کی گھبراہٹ کے لئے فجر اور شام کی نماز کے بعد اکہتر (۷۱) مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھونکیں اور پانی پر دم کر کے پئیں۔ (جامع الصلوات، ص:۲۰۵ وذریعۃ الوصول، ص:۱۳۸)

۳۲......رزق میں برکت اور بلند رتبوں کے حصول کے لئے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا، عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَنْحَلُّ بِهِ الْعُقَدُ، وَتَنْفَرِجُ بِهِ الْكُرَبُ، وَتُقْضٰى بِهِ الْحَوَائِجُ، وَتُنَالُ بِهِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ، وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

حضرت شیخ محمد تونسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود کو ہر روز گیارہ (۱۱) بار پڑھے گا تو گویا آسمان سے رزق اترتا ہے اور زمین سے رزق اگتا ہے۔

حضرت امام دینوری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہر روز گیارہ (۱۱) بار پڑھنے سے بلند رتبے اور خوب تونگری حاصل ہوگی۔ (از منزل مرتب ''مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی صاحب، ص:۲۳-۲۴)

۳۳......اجر و ثواب کا پیمانہ پورا بھر کر لینا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کو اجر و ثواب کا پورا پیمانہ بھر کر

دیا جائے، یہ درود شریف پڑھے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۹۸)

۳۴......اولاد کی کامیابی اور عزت کے لئے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعَالَمِیْنَ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ، صَلٰوۃً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ، وَبَارِكْ وَسَلِّمْ کَذٰلِكَ.

اگر صبح و شام سات سات بار اس درود شریف کا ورد اپنے اوپر لازم کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے اس کی اولاد کو باعزت رکھے گا۔ محض اپنے فضل و کرم سے۔
(ذریعۃ الوصول، ص:۲۰۱)

۳۵......دشمن کے مقابلے میں کامیابی پانے کے لئے:

صَلَّی اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَبِحَمْدِهٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِهٖ
وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، وَاٰلِهٖ، وَبَارَكَ وَسَلَّمَ
کَمَا هُوَ اَهْلُهٗ.

اگر ہر فرض نماز کے بعد اس درود شریف کا سات مرتبہ ورد کرے تو کوئی دشمن اس کے مقابلے میں کامیاب نہ ہو، مثلاً شیطان و نفس، جن و انس اور سانپ اور بچھو، حاسدین اور کینہ پرور انسان وغیرہ۔ (ذریعۃ الوصول، ص:۲۰۱)

۳۶......مغفرت کا ذریعہ بننے والا درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذّٰاکِرُوْنَ
وَغَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد ایک شخص نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس درود کی برکت سے انہوں نے مجھے بخش دیا اور عزت و احترام سے جنت لے جانے کا حکم دیا۔
(سعادۃ الدارین، ص:۲۴۴)

۳۷......حضور اکرم ﷺ کا سلام حاصل کرنے کے لئے:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَرَبَّ الْبَلَدِ

الْحَرَامِ، وَرَبَّ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ، وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ، بِحَقِّ كُلِّ اٰيَةٍ اَنْزَلْتَهَا فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّيْ تَحِيَّةً وَّسَلَامًا۔

حدیث شریف کے مطابق جو شخص رات کو سونے سے پہلے ایک مرتبہ سوۃ الملک پڑھنے کے بعد چار بار یہ درود شریف پڑھے تو ایک فرشتہ اس کی طرف سے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں سلام پہنچاتا ہے جس پر آپ ﷺ فرماتے ہیں:

وَعَلٰی فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ (یعنی اس شخص کا نام لیکر فرماتے ہیں) السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

(الصلات والبشر،ص:۵۴-۵۵)

۳۸......تمام اوقات میں درود شریف بھیجتے رہنا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوَّلِ كَلَامِنَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اَوْسَطِ كَلَامِنَا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِیْ اٰخِرِ كَلَامِنَا

شیخ الاسلام ابوالعباس بونی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو شخص دن اور رات میں تین تین مرتبہ یہ درود شریف بھیجے تو گویا وہ دن یا رات کے تمام اوقات میں درود شریف بھیجتا رہا۔

(ذریعۃ الوصول،ص:۲۳۷)

۳۹......دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے سات عظیم الشان فائدے والا درود شریف: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِيْنَ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِيْنَ ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِيِّيْنَ. وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِيْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ،

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَةَ وَالْفَضِیْلَةَ وَ الشَّرَفَ وَ الدَّرَجَةَ الرَّفِیْعَةَ، اَللّٰھُمَّ اٰمَنْتُ بِمُحَمَّدٍ وَلَمْ اَرَہٗ فَلَا تَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَہٗ، وَارْزُقْنِیْ مَحَبَّتَہٗ، وَتَوَفَّنِیْ عَلٰی مِلَّتِہٖ، وَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِہٖ شَرَابًا مَرِیْئًا سَائِغًا هَنِیْئًا لَا نَظْمَأُ فِیْہِ بَعْدَ هَا اَبَدًا، اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اَللّٰھُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِّنِّیْ تَحِیَّةً وَّسَلَامًا، اَللّٰھُمَّ وَكَمَا اٰمَنْتُ بِہٖ وَلَمْ اَرَہٗ فَلَا تَحْرِمْنِیْ فِی الْجِنَانِ رُؤْیَتَہٗ، بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

فائدہ: اگر نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد اس درود شریف کا تین تین بار ورد کیا کرے تو کتاب ''حسن التوسل'' میں اس کے سات فائدے ذکر کیے گئے ہیں: (۱) گناہ معاف ہوں (۲) درجات بلند ہوں (۳) غم واندوہ سے خلاصی نصیب ہو (۴) آنحضرت ﷺ کی محبت نصیب ہو (۵) ایمان والی موت نصیب ہو (۶) دشمنوں کے مقابلے میں مدد ہو (۷) اور جنت میں حضور اکرم ﷺ کی رفاقت نصیب ہو اور اگر شبِ جمعہ میں گیارہ مرتبہ ورد کرے تو بہت نفع ہو۔ (ذریعۃ الوصول، ص: ۱۹۱-۱۹۳)

۴۰...... قبر وحشر کے معاملات میں آسانی اور آنکھوں کی تکلیف کے لئے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ، وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُهُوْرُہٗ، عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِكَ وَمَنْ بَقِیَ، وَ مَنْ سَعِدَ

مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ، صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَ
تُحِيْطُ بِالْحَدِّ، صَلَاةً لَا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَاءَ،
وَلَا اَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَاءَ، صَلَوَاتِكَ الَّتِيْ
صَلَّيْتَ عَلَيْهِ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ، وَ
عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ كَذٰلِكَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ۔

اس درود شریف کا ایک بار پڑھنا دس ہزار کے برابر ہے، اور دس بار پڑھنا ایک لاکھ کے برابر ہے، اگر صبح شام تین تین بار ورد کرے تو قبر وحشر میں تمام معاملات آسان ہو جائیں گے، اور اگر ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ کر انگلیوں پر دم کر کے دونوں آنکھوں پر پھیرے تو نظر تیز ہو اور آنکھوں کی تکلیف کے لئے جو کسی دوائی سے ٹھیک نہ ہو، سات بار پڑھ کر دم کرے تو اس درود شریف کی برکت سے صحت بلیغ نصیب ہو، اور اگر شب جمعہ میں ہزار بار پڑھے تو حضرت سرورِ دو عالم ﷺ کے جمال کی خواب میں زیارت کرے۔

(ذریعۃ الوصول، ص: ۱۹۳-۱۹۴)

۴۱...... ہر قسم کی آفات و بلیات، چور ڈاکو اور قتل و غارت سے حفاظت کے لئے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ
نُصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ كَمَا
يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ
بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ
النَّبِيِّ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ۔

اس درود شریف کا نام "حصن حصین" (یعنی مضبوط قلعہ) ہے، اور اس کو مضبوط قلعہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو پڑھنے والا ہر قسم کی آفات و بلیات، مصائب اور مشکلات سے

محفوظ ہو جاتا ہے۔ نیز چوروں، ڈاکوؤں اور قتل و غارت سے امن میں آجاتا ہے۔

صبح و شام کم از کم دس دس دفعہ اس کا ورد ضرور کریں، انشاء اللہ تعالیٰ خود کو ایک مضبوط قلعہ کے حصار میں پائیں گے۔ اور یہ درود شریف آپ کو دار الامان (پناہ گاہ) کی حیثیت سے پناہ میں رہے گا۔ (ذریعۃ الوصول، ص: ۲۰۷-۲۱۰)

خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کا طریقہ اور ہدایات

کوئی شخص اس وقت تک کامل الایمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اُسے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ گرامی سے محبت نہ ہو جائے اور محبت بھی اس درجہ کہ آپ ﷺ اُسے اپنے ماں باپ اور بیوی بچوں بلکہ اپنی جان سے زیادہ محبوب ہو جائیں۔

ظاہر ہے کہ جس کو آنحضرت ﷺ کی ذاتِ گرامی سے اس حد تک محبت ہو گی اُسے آپ ﷺ کی زیارت کا اشتیاق بھی ضرور ہو گا اگر چہ اپنی جان و مال اور کل کائنات کی قربانی ہی کیوں نہ دینا پڑے۔

مگر سوال یہ ہے کہ پیارے رسول ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنی ایک دیرینہ آرزو کو کس طرح پورا کیا جائے؟

ہمارے خیال میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کیلئے فرائض کی پابندی، سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور پیروی، قول و عمل میں ضروری اور واجب امور کا لحاظ رکھنے اور رسول اللہ ﷺ پر زیادہ سے زیادہ درود بھیجنے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں بشرطیکہ اخلاص اور صبر کے ساتھ یہ اعمال اختیار کیے جائیں۔

ان سب باتوں کے باوجود اگر حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت حاصل نہ ہو تو بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل و کرم ہے کہ اس نے اپنا ذکر کرنے، قرآن مجید کی تلاوت اور پیارے رسول ﷺ پر درود بھیجنے کی اور مزید یہ کہ حضور ﷺ کی زیارت کا شوق اور حصول کی خاطر اسباب اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائی،

اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیئے، ممکن ہے کسی خاص شخص کو آپ ﷺ کی زیارت نصیب نہ ہونے میں اُس شخص کے متعلق کوئی مصلحت اور فائدہ کی بات پوشیدہ ہو۔

بہر حال! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو آخرت سے قبل دنیا میں بھی اعضاء و جوارح کی سلامتی اور دل کے جذب و شوق کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی زیارت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

حضور ﷺ کی زیارت کے لئے چوبیس (۲۴) وظائف

بعض احادیث میں اور حضرات اولیائے کرام اور بزرگانِ دین سے درود شریف کے ایسے بہت سارے وظائف منقول ہیں کہ جن کو اختیار کرنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے پیارے رسول ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب فرماتے ہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ پورے یقین، اخلاص اور محبت و عقیدت کے ساتھ کیے جائیں۔ ذیل میں ایسے ہی چند وظائف بیان کیے جاتے ہیں:

پہلا وظیفہ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَرْوَاحِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ۔

جو شخص اس درود شریف کے پڑھنے کی پابندی کرے اس کو حضرت سرورِ عالم ﷺ کی زیارت وملاقات نصیب ہوگی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۴۴۳)

دوسرا وظیفہ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ۔

جو شخص آنحضرت ﷺ کی خواب میں زیارت کرنا چاہتا ہو وہ یہ درود شریف اور اس کے ساتھ وظیفہ نمبر ایک والے درود شریف کو طاق عدد میں پڑھا کرے، انشاء اللہ زیارت

سے مشرف ہوگا۔ (الصلات والبشر، ص:۱۴۶-۱۴۷)

تیسرا وظیفہ:

علامہ یافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی خواب میں آنحضرت ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہو وہ چاند کے حساب سے مہینے کی پہلی شبِ جمعہ نمازِ عشاء سے غسل کر کے اچھے سفید اور پاک وصاف کپڑے پہنے۔ نمازِ عشاء کے بعد دو دو رکعت کر کے بارہ رکعات نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ المزمل پڑھے۔ نفل نمازوں سے فارغ ہو کر ایک ہزار بار درود شریف اور ایک ہزار بار استغفار (مثلاً اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ) پڑھے اُسے آنحضرت ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۴۴۴)

چوتھا وظیفہ:

رات کو سونے سے پہلے سورۃ الفیل ایک ہزار مرتبہ اور درود شریف پڑھ کر سو رہے انشاءاللہ خواب میں زیارت سے مشرف ہوگا۔

پانچواں وظیفہ:

شبِ جمعہ میں نمازِ عشاء کے بعد ایک ہزار مرتبہ سورۃ الکوثر اور ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے زیارت کے حصول کی دعا کرتا ہوا سو رہے تو انشاءاللہ زیارت نصیب ہوگی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۴۴۵)

چھٹا وظیفہ:

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ جو شخص حضور اکرم ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت کرنا چاہتا ہو وہ رات کو سونے سے پہلے وضوء کرے اور پاک صاف بستر پر بیٹھ کر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ملا کر سورۃ الشمس، سورۃ اللیل، اور سورۃ التین سات دن تک پڑھتا رہے اور اس عرصہ میں کثرت کے ساتھ درود شریف اور یہ دعا بھی پڑھے یعنی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ وَالْحِلِّ وَالْحَرَامِ،
وَالرُّکْنِ وَالْمَقَامِ، اِقْرَاْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ

مِنَّا السَّلَامَ۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۴۴۶)

سا تواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہٖ۔

ایک شخص اس درود کو روزانہ سولہ ہزار مرتبہ پڑھا کرتا تھا اور اکثر حضور ﷺ کی زیارت سے فیضیاب ہوا کرتا تھا۔ (سعادۃ الدارین، ص:۴۴۶)

آٹھواں وظیفہ:

جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ پڑھے اور نمازِ عصر کے بعد ایک ہزار مرتبہ ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ'' پڑھے انشاءاللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔

نواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

جو شخص روزانہ اہتمام کے ساتھ رات یا دن میں پانچ ۵۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک کہ نبی کریم ﷺ کی زیارت نہ کرلے۔

(سعادۃ الدارین، ص:۴۴۷)

دسواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

کتاب ''بستان الفقراء'' میں حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز یہ درود شریف پڑھے گا اُسے اُس رات اللہ تعالیٰ کی یا اپنے نبی یعنی خود حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی، یا پھر جنت میں اپنا مقام دیکھ لے گا۔ بہت سارے مشائخ نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۴۴۷)

گیارہواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص شب جمعہ کو دو رکعت (نفل نماز) پڑھے اور ان میں سے ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد ایک بار آیۃ الکرسی اور پندرہ بار سورۃ الاخلاص اور نماز کے آخر میں (التحیات پڑھنے کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے یا سلام پھیرنے کے بعد) ایک ہزار بار یہ درود شریف پڑھے تو وہ اگلا جمعہ آنے سے پہلے خواب میں میری زیارت کرے گا، اور جس نے میری زیارت کر لی اس کے لئے جنت ہے اور اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف ہو جائیں گے۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۴۴۷-۴۴۸)

بارہواں وظیفہ:

شیخ مصطفیٰ ہندی رحمۃ اللہ علیہ اللہ کے تقرب اور نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت اور آپ ﷺ کی روحانی تربیت حاصل کرنے کے لئے فرماتے تھے کہ رات کو سونے سے پہلے ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر یہ درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھتا رہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ۔

شیخ کی ہدایت کے مطابق بہت سے افراد نے اس کا تجربہ کیا اور انہیں کامیابی ہوئی۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۴۴۸)

تیرہواں وظیفہ:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْجَامِعِ لِاَسْرَارِكَ وَالدَّالِّ عَلَيْكَ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔

جو کوئی خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت اور ملاقات کرنا چاہتا ہو اس کے

لئے یہ درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھنا مجرب عمل ہے۔ (سعادۃ الدارین، ص:۴۴۸)

چودہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

یہ درود ابراہیمی کے مشہور کلمات ہیں، پیر کی رات یا جمعہ کی رات (جمعرات کا دن) ایک ہزار بار اس درود پاک کا ورد نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے قوی ذریعہ ہے۔
(سعادۃ الدارین، ص:۴۴۹)

پندرہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ، وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ، وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ، وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَ مِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ۔

یہ درود شریف حضرت محمد بکری رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی جمعرات، جمعہ یا پیر کی رات چار رکعت نفل نماز پڑھے، پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ القدر، دوسری میں سورۃ الزلزال، تیسری میں سورۃ الکافرون اور چوتھی میں سورۃ الفلق اور سورۃ الناس ایک ایک بار پڑھے، پھر اچھی سی خوشبو لگا کر یہ درود شریف ایک ہزار بار پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ اُسے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

(سعادۃ الدارین، ص:۴۴۹)

سولہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْقُرَشِیِّ بَحْرِ اَنْوَارِكَ، وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ، وَ عَیْنِ عِنَایَتِكَ، وَلِسَانِ حُجَّتِكَ، وَخَیْرِ خَلْقِكَ، وَاَحَبِّ الْخَلْقِ اِلَیْكَ، عَبْدِكَ وَ نَبِیِّكَ الَّذِیْ خَتَمْتَ بِهِ الْاَنْبِیَاءَ وَالْمُرْسَلِیْنَ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

یہ درود شریف سید احمد رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہے۔ جو شخص بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) بار اسے پڑھے گا انشاء اللہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(سعادۃ الدارین، ص: ۴۵۰)

ستر ہواں وظیفہ:

جو شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت سے فیض یاب ہونے کے لئے رات کو سونے سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ ایک مرتبہ اور سورۃ الضحیٰ پچیس ۲۵ بار اور سورۃ الم نشرح پچیس ۲۵ بار پڑھے اور نماز کے بعد بستر پر لیٹ جائے اور نیند آنے تک درود و سلام پڑھتا رہے، اُسے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (سعادۃ الدارین، ص: ۴۵۱)

اٹھارہواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ قَدْرَ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" وَاَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا لِمَا تَرْضَاهُ، وَاصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَیْنِ رَیْحَانَتَیْ خَیْرِ الْاَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الْکِرَامِ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ، یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَللّٰهُ.

اس درودِ پاک کا ایک ہزار مرتبہ پڑھنا نبی کریم ﷺ کی زیارت کا ذریعہ ہے۔

(سعادۃ الدارین، ص ۳۲۴)

انیسواں وظیفہ:

مُحَمَّد (صلی اللہ علیہ وسلم)

جو کوئی روزانہ رات کو سوتے وقت بائیس ۲۲ مرتبہ اسمِ گرامی کو پڑھے گا، اسے کثرت کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔ (سعادۃ الدارین، ص:۴۵۱)

بیسواں وظیفہ:

(۱) نَعَمْ سَرٰى طَيْفُ مَنْ اَهْوٰى فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

(۲) يَا لَائِمِیْ فِی الْهَوَى الْعُذْرِيِّ مَعْذِرَةً
مِنِّیْ اِلَيْكَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

(۳) مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ترجمہ:

(۱)...... ہاں میں جس سے محبت کرتا ہوں اُس کی تصویرِ خیالی، خواب کے عالم میں سامنے آئی جس کی وجہ سے میں جاگ گیا، اور محبت لذتوں اور رنج کے درمیان حائل ہو جاتی ہے (یعنی محبت لذت و سرور کو رنج و الم سے بدل دیتی ہے)۔

(۲)...... اے سچی محبت پر مجھے ملامت کرنے والے، مجھے معذور سمجھو اور اگر تم نے انصاف کیا ہوتا تو مجھے ملامت نہ کرتے۔

(۳)...... اے میرے مالک! درود و سلام بھیج ہمیشہ ہمیشہ اپنے محبوب پر جو آپ کی ساری مخلوق میں بہتر ہیں۔ (ترجمہ از بردۃ المدیح)

یہ اشعار "قصیدہ بردہ" کے ہیں، سوتے وقت نیند کے غالب ہو جانے تک ان

اشعار کا پڑھتے رہنا بھی مجرب ہے، آخری بند درود وسلام پر مشتمل ہے۔

(ماخوذ از ''اکسیر اعمال'' مؤلفہ از مؤلف، ص:۹۳)

اکیسواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

شبِ جمعہ میں دو رکعت نفل نماز پڑھے اور ہر رکعت میں ایک بار سورۃ الفاتحہ اور گیارہ بار آیۃ الکرسی اور گیارہ بار'' قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ''یعنی سورۃ الاخلاص اور سلام پھیرنے کے بعد سو بار درود شریف پڑھے، انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی۔

بائیسواں وظیفہ:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

جو شخص دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد پچیس ۲۵ بار سورۃ الاخلاص (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) اور سلام پھیرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے، زیارت کی دولت نصیب ہوگی۔ (از ''خواص درود شریف'' ملحقہ بہ اعمالِ قرآنی، ص:۲۳۰)

تیئیسواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ۔

طہارت اور پاک حالت میں یعنی باوضوء ہو کر کثرت کے ساتھ اس درود شریف کا ورد زیارت نبوی ﷺ کے لئے مجرّب ہے۔

چوبیسواں وظیفہ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔

شبِ جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں آیۃ الکرسی ایک بار اور سورۃ الاخلاص گیارہ بار پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد اس درود پاک کا ورد کرتے کرتے سو جائے۔ انشاء اللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔

(ماخوذ از ''وسیلہ زیارت'' مؤلفہ مولانا نور محمد رحمۃ اللہ علیہ، اعظم گڑھ، ص:۱۵)

حالتِ بیداری میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت

شیخ عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے چند بزرگوں کی حکایات لکھی ہے کہ ان کو بار بار رسول اللہ کی زیارت بیداری میں کھلی آنکھوں ہوئی ہے۔ شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ صاحب جلالین کو پینتیس ۳۵ مرتبہ یہ دولتِ عظمٰی بیداری میں نصیب ہوئی، ان بزرگوں سے اس کا سبب پوچھا گیا تو بتلایا کہ درود شریف کی کثرت اس کا سبب ہے۔

(از ''خواص درود شریف'' ملحقہ بہ اعمال قرآنی، ص: ۲۳۰)

یومیہ درود وسلام کا وظیفہ

عارف ربانی شیخ یوسف بن اسماعیل النبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''جامع الصلوات'' سے ستتر ۷۷ درود وسلام کا حسین گلدستہ پیش کیا جاتا ہے، جو سب کے سب نہایت بابرکت اور روحانی تاثیر رکھتے ہیں، اس لئے اگر روزانہ گیارہ گیارہ کر کے ان درود و سلام کو اپنے معمولات یومیہ میں شامل کرلیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قوی امید ہے کہ پڑھنے والے کی زندگی صرف مزیدار ہی نہیں بلکہ بالطف ہو جائے گی، روحانی سکون حاصل ہوگا اور انشاء اللہ اس کی برکت سے شریعت عادت بن جائے گی اور دونوں جہانوں کی راحت نصیب ہوگی۔

بہتر ہے کہ روزانہ درود وسلام پڑھنے سے قبل اس آیت مبارکہ کی ایک بار تلاوت فرمالے:

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ (سورۃ الاحزاب، آیت نمبر: ۵۶)

پہلا دن: ① اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اَھْلِ بَیْتِہٖ وَعَلٰٓی اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، وَبَارِکْ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّاَهْلِ بَيْتِهٖ وَعَلٰى اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، (ص: ۳۸)

۲ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ (ص: ۳۸)

۳ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَكُوْنُ لَكَ رِضَاءً وَّلِحَقِّهٖ اَدَاءً، وَاَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمُقَامَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ، وَاجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ، وَاجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصَّالِحِيْنَ، يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (ص: ۳۹)

۴ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ، وَعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ، وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِيْ فِي الْقُبُوْرِ، جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ۔ (ص: ۳۹)

۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ (ص: ۴۰)

۶ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰدَمَ وَنُوْحٍ وَّاِبْرَاهِيْمَ وَمُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا بَيْنَهُمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ۔ (ص: ۴۴)

⑦ اَللّٰهُمَّ يَا دَائِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ، يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ، يَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ، صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى سَجِيَّةً وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ ذَوِي الْفَضَائِلِ الْعَلِيَّةِ وَاغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْعُلَا فِي هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ. (ص: ۴۷) (اضافہ از مؤلف ایں کتاب)

⑧ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ، وَعَلٰى رُوْحِهٖ فِي الْاَرْوَاحِ، وَعَلٰى مَوْقِفِهٖ فِي الْمَوَاقِفِ، وَعَلٰى مَشْهَدِهٖ فِي الْمَشَاهِدِ، وَعَلٰى ذِكْرِهٖ اِذَا ذُكِرَ صَلَاةً مِّنَّا عَلٰى نَبِيِّنَا۔ (ص: ۵۲)

⑨ اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ عَنَّا السَّلَامَ كُلَّمَا ذُكِرَ السَّلَامُ، وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (ص: ۵۲)

⑩ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَمُحِبِّيْهِ وَاُمَّتِهٖ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اَجْمَعِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔ (ص: ۵۳)

⑪ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تَنْبَغِي الصَّلَاةُ عَلَيْهِ۔ (ص: ۵۴)

دوسرا دن:

⑫ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔ (ص: ۵۴)

⑬ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الْاَرْوَاحِ، وَ

صَلِّ عَلٰی جَسَدِہٖ فِی الْاَجْسَادِ، وَاجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِکَ، وَنَوَامِیَ بَرَکَاتِکَ، وَرَأْفَۃَ تَحَنُّنِکَ، وَ رِضْوَانَکَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ، وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا۔ (ص: ۵۸، ۵۹)

⑭ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ، وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ (ص: ۵۹)

⑮ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنْجِیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ، مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔ (ص: ۵۹، ۶۰)

⑯ اَللّٰھُمَّ صَلِّ صَلَاۃً کَامِلَۃً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ تَنْحَلُّ بِہِ الْعُقَدُ، وَ تَنْفَرِجُ بِہِ الْکُرَبُ، وَتُقْضٰی بِہِ الْحَوَائِجُ، وَتُنَالُ بِہِ الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِمِ، وَیُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔ (ص: ۶۰)

⑰ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔ (ص: ۶۰)

⑱ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الرَّءُوْفِ الرَّحِیْمِ، ذِی الْخُلُقِ الْعَظِیْمِ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ، فِیْ کُلِّ لَحْظَۃٍ عَدَدَ کُلِّ

حَادِثٍ وَقَدِيمٍ۔ (ص: ۶۰)

(۱۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ (ص: ۶۱)

(۲۰) اَللّٰهُمَّ جَدِّدْ وَجَرِّدْ فِيْ هٰذَا الْوَقْتِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ مِنْ صَلَوَاتِكَ التَّامَّاتِ، وَتَحِيَّاتِكَ الزَّاكِيَاتِ، وَرِضْوَانِكَ الْاَكْبَرِ الْاَتَمِّ الْاَدْوَمِ، اِلٰى اَكْمَلِ عَبْدٍ لَكَ فِيْ هٰذَا الْعَالَمِ۔ (ص: ۶۱ - ۶۲)

(۲۱) اَللّٰهُمَّ ذَكِّرْهُ بِيْ لِيَذْكُرَنِيْ عِنْدَكَ بِمَا اَنْتَ اَعْلَمُ اَنَّهٗ نَافِعٌ لِيْ عَاجِلًا وَاٰجِلًا عَلٰى قَدْرِ مَعْرِفَتِهٖ بِكَ، وَمَكَانَتِهٖ لَدَيْكَ، لَا عَلٰى مِقْدَارِ عِلْمِيْ، وَمُنْتَهٰى فَهْمِيْ، اِنَّكَ بِكُلِّ فَضْلٍ جَدِيْرٌ وَعَلٰى مَا تَشَاءُ قَدِيْرٌ. وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ. وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ (ص: ۶۲)

(۲۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً اَنْتَ لَهَا اَهْلٌ وَهُوَ لَهَا اَهْلٌ۔ (ص: ۶۲)

تیسرا دن:

(۲۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ۔ (ص: ۶۳)

(۲۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةَ اَهْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ عَلَيْهِ۔ وَاَجْرِ يَارَبِّ لُطْفَكَ الْخَفِيَّ فِيْ اَمْرِيْ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔ (ص: ۶۳)

(۲۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَسُوْلِكَ الْاَمِيْنِ وَعَلٰى اٰلِهٖ، كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ۔ (ص: ۶۳)

(۲۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ، وَالرَّحْمَۃِ لِلْعَالَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ، عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ، وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ، صَلَاۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَتُحِیْطُ بِالْحَدِّ، صَلَاۃً لَا غَایَۃَ لَھَا وَلَا انْتِھَاءَ، وَلَا اَمَدَ لَھَا وَلَا انْقِضَاءَ، صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِکَ، بَاقِیَۃً بِبَقَائِکَ، لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا مِثْلَ ذٰلِکَ۔ (ص:۷۸)

(۲۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ، وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ، وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ (ص:۷۸)

(۲۸) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تَحُلُّ بِھَا عُقْدَتِیْ، وَتُفَرِّجُ بِھَا کُرْبَتِیْ، وَتُنْقِذُنِیْ بِھَا مِنْ وَحْلَتِیْ، وَتُقِیْلُ بِھَا عَثْرَتِیْ، وَتَقْضِیْ بِھَا حَاجَتِیْ، وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔ (ص:۷۸)

(۲۹) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَکَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ۔ (ص:۶۰)

(۳۰) اَعْبُدُ اللّٰہَ وَلَا اُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْکَ بِاَسْمَائِکَ الْحُسْنٰی کُلِّھَا، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَکَ، اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (ص:۸۱)

(۳۱) اَللّٰھُمَّ یَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ، وَاجْزِ مُحَمَّدًا مَاھُوَ اَھْلُہٗ۔ (ص:۸۱)

(۳۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلَاتِكَ شَيْءٌ، وَارْحَمْ مُحَمَّدًا حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ رَحْمَتِكَ شَيْءٌ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ۔ (ص: ۸۲)

(۳۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنْجِيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْمِحَنِ وَالْاِحَنِ وَالْاَهْوَالِ وَالْبَلِيَّاتِ، وَتُسَلِّمُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْفِتَنِ وَالْاَسْقَامِ وَالْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ، وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْعُيُوْبِ وَالسَّيِّئَاتِ، وَتَغْفِرُ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الذُّنُوْبَاتِ، وَتَمْحُوْ بِهَا عَنَّا جَمِيْعَ الْخَطِيْئَاتِ، وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ مَا نَطْلُبُهٗ مِنَ الْحَاجَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ، مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ۔ (ص: ۸۴)

چوتھا دن:

(۳۴) يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ لِيْ فِيْ مُدَّةِ حَيَاتِيْ وَبَعْدَ مَمَاتِيْ اَضْعَافَ اَضْعَافِ ذٰلِكَ اَلْفَ اَلْفِ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ مَضْرُوْبَيْنِ فِيْ مِثْلِ ذٰلِكَ، وَاَمْثَالَ اَمْثَالِ ذٰلِكَ، عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَالرَّسُوْلِ الْعَرَبِيِّ. وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَوْلَادِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَاَصْهَارِهٖ وَاَنْصَارِهٖ وَاَشْيَاعِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَمَوَالِيْهِ وَخُدَّامِهٖ وَحُجَّابِهٖ۔

اِلٰهِيْ اجْعَلْ كُلَّ صَلَاةٍ مِنْ ذٰلِكَ تَفُوْقُ وَتَفْضُلُ صَلَاةَ الْمُصَلِّيْنَ عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ وَاَهْلِ الْاَرْضِيْنَ اَجْمَعِيْنَ، كَفَضْلِهِ الَّذِيْ فَضَّلْتَهٗ عَلٰى كَافَّةِ

خَلقِكَ يَا اَكرَمَ الاَكرَمِينَ وَيَا اَرحَمَ الرَّاحِمِينَ.
رَبَّنَا تَقَبَّل مِنَّا اِنَّكَ اَنتَ السَّمِيعُ العَلِيمُ وَتُب عَلَينَا
اِنَّكَ اَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ (ص: ۸۴-۸۵)

(۳۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِك عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى آلِهٖ كَمَا لَانِهَايَةَ لِكَمَالِكَ عَدَدَ كَمَالِهٖ. (ص: ۶۰)

(۳۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِك عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰى اٰلِهٖ عَدَدَ اِنعَامِ اللّٰهِ وَاِفضَالِهٖ (ص: ۶۱)

(۳۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُكتَبُ
بِهَا السُّطُورُ، وَتَشرَحُ بِهَا الصُّدُورُ، وَتَهُونُ
بِهَا الاُمُورُ، بِرَحمَةٍ مِّنكَ يَا عَزِيزُ يَا غَفُورُ،
وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحبِهٖ وَسَلِّم. (ص: ۱۲۰)

(۳۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَبَارِك عَلَى الذَّاتِ
المُكَمَّلَةِ، وَالرَّحمَةِ المُنَزَّلَةِ، عَبدِكَ وَرَسُولِكَ
وَحَبِيبِكَ وَصَفِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ
وَاَزوَاجِهٖ وَاَولَادِهٖ وَجِيرَانِهٖ، عَدَدَ مَا ذَكَرَكَ
الذَّاكِرُونَ، وَغَفَلَ عَن ذِكرِكَ الغَافِلُونَ. (ص: ۱۲۰)

(۳۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّمَن وَّالَاهُ،
عَدَدَ مَا تَعلَمُهٗ مِن بَدءِ الاَمرِ اِلٰى مُنتَهَاهُ، وَعَلٰى
اٰلِهٖ وَصَحبِهٖ وَسَلِّم. (ص: ۱۲۰)

(۴۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبدِكَ وَ
رَسُولِكَ وَخَلِيلِكَ وَحَبِيبِكَ، صَلَاةً اَرقٰى بِهَا
مَرَاقِىَ الاِخلَاصِ، وَاَنَالُ بِهَا غَايَةَ الاِختِصَاصِ،
وَسَلِّم تَسلِيمًا، عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلمُكَ، وَ
اَحصَاهُ كِتَابُكَ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُونَ، وَغَفَلَ
عَن ذِكرِهِ الغَافِلُونَ. (ص: ۱۲۰-۱۲۱)

(۴۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا. وَزِدْهُ شَرَفًا وَّتَكْرِيْمًا، وَاَنْزِلْهُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (ص: ۱۲۲)

(۴۲) اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَھْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَھْلُهٗ، وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُهٗ؛ فَاِنَّكَ اَھْلُ التَّقْوٰى وَاَھْلُ الْمَغْفِرَةِ. (ص: ۱۲۳)

(۴۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، وَعَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَّمَلَكٍ وَّوَلِيٍّ، عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ، وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ. (ص: ۱۲۳)

(۴۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَسَلِّمْ، عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ. (ص: ۱۲۳)

پانچواں دن:

(۴۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا، بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ فِيْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ. (ص: ۱۴۲)

(۴۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً تَزِنُ الْاَرَضِيْنَ وَالسَّمَاوَاتِ، عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ، وَعَدَدَ جَوَاهِرِ اَفْرَادِ كُرَةِ الْعَالَمِ، وَاَضْعَافَ ذٰلِكَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (ص: ۱۴۲)

(۴۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةَ اَھْلِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِيْنَ عَلَيْهِ، وَاَجْرِ يَا مَوْلَانَا لُطْفَكَ الْخَفِيَّ فِيْ اَمْرِيْ، وَاَرِنِيْ سِرَّ جَمِيْلِ

صُنْعِكَ فِيْمَا اُمِّلُهُ مِنْكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۔ (ص: ۱۷۵)

(۴۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْفَاتِحِ الطَّيِّبِ الطَّاهِرِ رَحْمَةِ اللّٰهِ لِلْعَالَمِيْنَ، وَعَلٰی اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا۔ (ص: ۱۷۵)

(۴۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ. (ص: ۱۷۵۔ ۱۷۶)

(۵۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ، عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ، وَجَرٰی بِهٖ قَلَمُكَ، وَنَفَذَ بِهٖ حُكْمُكَ فِيْ خَلْقِكَ، وَاَجْرِ يَا مَوْلَانَا لُطْفَكَ فِيْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِيْنَ۔ (ص: ۱۷۶)

(۵۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، عَدَدَ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا، وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ كُلِّ اَلْفٍ ضِعْفًا ضِعْفًا. (ص: ۱۸۰)

(۵۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ، عَدَدَ الثَّرٰی وَالْوَرٰی، وَعَدَدَ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ وَمَا هُوَ كَائِنٌ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ (ص: ۱۸۱)

(۵۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ الرِّمَالِ ذَرَّةً ذَرَّةً، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ كُلِّ ذَرَّةٍ اَلْفَ مَرَّةٍ۔ (ص: ۱۸۱)

(۵۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النُّوْرِ الْكَامِلِ، وَعَلٰی سَيِّدِنَا جِبْرِيْلَ الْمُطَوَّقِ بِالنُّوْرِ، رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، يَا قَرِيْبُ يَا مُجِيْبُ يَا سَمِيْعَ

الدُّعَاءِ، نَوِّرِ اللّٰهُمَّ عَلَيْنَا قُلُوْبَنَا وَقُبُوْرَنَا وَاَبْصَارَنَا وَبَصَائِرَنَا بِرَحْمَةٍ مِنْكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (ص: ۱۸۱)

چھٹا دن:

(۵۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ، الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ، صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدُ، وَتَفُكُّ بِهَا الْكُرَبُ. (ص: ۲۰۵)

(۵۶) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَا اتَّصَلَتِ الْعُيُوْنُ بِالنَّظَرِ، وَ تَزَخْرَفَتِ الْاَرَضُوْنَ بِالْمَطَرِ، وَحَجَّ حَاجٌّ وَاعْتَمَرَ، وَلَبّٰى وَحَلَقَ وَنَحَرَ، وَطَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ وَقَبَّلَ الْحَجَرَ. (ص: ۱۷۵)

(۵۷) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمَبْعُوْثِ رَحْمَةً لِكُلِّ الْاُمَمِ. (ص: ۲۰۴)

(۵۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ لِلسِّيَادَةِ وَالرِّسَالَةِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ. (ص: ۲۰۴)

(۵۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ رَبُّنَا فِيْ مُحْكَمِ كِتَابِهٖ، وَاَمَرَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَيُسَلَّمَ. (ص: ۲۰۴)

(۶۰) صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ مَا انْهَلَّتِ الدِّيَمُ، وَمَا جَرَتْ عَلَى الْمُذْنِبِيْنَ اَذْيَالُ الْكَرَمِ، وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ. (۲۰۴ - ۲۰۵)

(۶۱) يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ، يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَ اَحْيِ قَلْبِيْ وَاَمِتْ نَفْسِيْ، حَتّٰى اَحْيَا بِكَ حَيَاةً طَيِّبَةً فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (ص: ۲۳۶)

(۶۲) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ، صَلٰوةً دَائِمَةً بَاقِیَةً اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ، حَتّٰی نَجِدَهَا وِقَایَةً لَّنَا مِنْ نَّارِ الْجَحِیْمِ، وَمُوْصِلَةً لِاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی دَارِ النَّعِیْمِ، وَرُؤْیَةِ وَجْهِكَ الْكَرِیْمِ یَا عَظِیْمُ (ص:۲۹۹)

(۶۳) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ، صَلٰوةً تَلِیْقُ بِجَمَالِهٖ وَجَلَالِهٖ وَكَمَالِهٖ، وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ، وَاَذِقْنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَیْهِ لَذَّةَ وِصَالِهٖ. (ص:۳۰۶)

(۶۴) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَائِهَا، وَعَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَشِفَائِهَا، وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَائِهَا، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. (ص:۳۰۶)

(۶۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ مَا فِی السَّمٰوَاتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا، وَاَجْرِ یَا رَبِّ لُطْفَكَ الْخَفِیَّ فِیْ اُمُوْرِنَا وَالْمُسْلِمِیْنَ اَجْمَعِیْنَ. (ص:۳۰۶)

(۶۶) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی نَبِیِّكَ وَحَبِیْبِكَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اِخْوَانِهٖ وَاٰلِهٖ، صَلٰوةً وَّسَلَامًا نَقْرَعُ بِهِمَا اَبْوَابَ جِنَانِكَ، وَنَسْتَجْلِبُ بِهِمَا اَسْبَابَ رِضْوَانِكَ، وَنُؤَدِّیْ بِهِمَا بَعْضَ حَقِّهٖ عَلَیْنَا، بِفَضْلِكَ وَاِحْسَانِكَ. اٰمِیْنَ. (ص:۳۱۴)

ساتواں دن:

(۶۷) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِكُلِّ صَلٰوةٍ تُحِبُّ اَنْ تُصَلّٰی بِهَا عَلَیْهِ، فِیْ كُلِّ وَقْتٍ یُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی بِهٖ عَلَیْهِ. اَللّٰھُمَّ سَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

بِكُلِّ سَلَامٍ تُحِبُّ اَنْ يُّسَلَّمَ بِهٖ عَلَيْهِ، فِيْ كُلِّ وَقْتٍ
يُحِبُّ اَنْ يُّسَلَّمَ بِهٖ عَلَيْهِ، صَلَاةً وَّسَلَامًا دَائِمَيْنِ
بِدَوَامِكَ، عَدَدَ مَا عَلِمْتَ، وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ، وَ
مِلْءَ مَا عَلِمْتَ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ، وَاَضْعَافَ اَضْعَافِ
ذٰلِكَ. اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ كَذٰلِكَ عَلٰى
ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ ذٰلِكَ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاِخْوَانِهٖ. (ص: ۳۱۵)

(۶۸) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِكَ،
صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِكَ. (ص: ۳۱۷-۳۱۸)

(۶۹) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ
صَحْبِهٖ وَسَلِّمْ، بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ جَرٰى بِهِ الْقَلَمُ. (ص: ۳۱۸)

(۷۰) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ
قَدْرَ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ"، وَاَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا وَوَفِّقْنَا لِمَا
تَرْضَاهُ، وَاصْرِفْ عَنَّا السُّوْءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَيْنِ
رَيْحَانَتَيْ خَيْرِ الْاَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَئِمَّةِ
الْهُدٰى وَمَصَابِيْحِ الظَّلَامِ، وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ،
يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ. (ص: ۳۱۸)

(۷۱) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ صَلَاةً
تَعْدِلُ جَمِيْعَ صَلَوَاتِ اَهْلِ مَحَبَّتِكَ، وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ سَلَامًا يَعْدِلُ سَلَامَهُمْ. (ص: ۳۱۹)

(۷۲) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ،
صَلَاةً اَنَالُ بِبَرَكَتِهَا التَّسْلِيْمَ فِيْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ،
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً
اُدْرِكُ بِبَرَكَتِهَا الْاِخْلَاصَ فِيْ سَائِرِ الْاَعْمَالِ. اَللّٰهُمَّ
صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُصْلِحُ

بِبَرَکَتِهَا الْاَقْوَالَ وَالْاَفْعَالَ - اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً اُحْفَظُ بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً اُعْصَمُ بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الشَّهَوَاتِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً اُعَاذُ بِهَا مِنْ کُلِّ الْغَفَلَاتِ، (ص: ۳۲۵ - ۳۲۶)

(۷۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّدَوَاءٍ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمْ کَثِیْرًا - (ص: ۳۴۴)

(۷۴) اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً تَکُوْنُ عَلَی اللّٰهِ بَابًا مَّشْهُوْدًا، وَّعَنْ اَعْدَائِهٖ حِجَابًا مَّسْدُوْدًا، وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ. (ص: ۳۴۴)

(۷۵) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ. صَلَاةً تَهَبُ لَنَا اَکْمَلَ الْمُرَادِ وَفَوْقَ الْمُرَادِ، فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَدَارِ الْمَعَادِ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ، وَبَارِکْ وَسَلِّمْ، عَدَدَ مَا عَلِمْتَ، وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ، وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ. (ص: ۳۴۵)

(۷۶) اَللّٰهُمَّ یَا مَنْ بِیَدِهٖ خَزَائِنُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَمَنْ یَّقُوْلُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ، اَسْاَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ الدَّیْنِ، وَتُغْنِیَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ، وَاَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا حَلَالًا وَّاسِعًا مُّبَارَکًا فِیْهِ، وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلِّمْ. (ص: ۳۴۵)

(۷۷) صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَذُرِّیَّاتِهٖ، مُنْتَهٰی مَرْضَاةِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَمَرْضَاتِهٖ. (ص: ۳۵۱) رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَتُبْ عَلَیْنَا اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ه

مدینہ منورہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضری اور اس کے آداب

روضۂ اقدس کی زیارت:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (بیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے بد سلوکی کی۔ (ابن عدی بسند حسن)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے میں اس کو سنتا ہوں۔ (بیہقی)

فائدہ:...... رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور یہ بات اہل سنت کے مسلمہ عقائد میں سے ہے، اس لئے آپ ﷺ کے جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں آپ ﷺ ان کا سلام سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں، ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ ﷺ کی قبر مبارک پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ (یعنی آمنے سامنے) سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایسی عظیم سعادت ہے جس کی ہر زائر کو تمام آداب کے ساتھ ہر قیمت پر حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیۓ۔

عظیم سعادت:

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین

ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے، رسول اکرم ﷺ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہٰذا مقدس سرزمین میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہوکر درود وسلام پڑھنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات و برکات حاصل کریں، جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین وحضرات پر حج فرض ہوان کے لئے پہلے حج کر لینا اور زیارت مدینہ کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے، اور جن پر حج فرض نہ ہوانہیں اختیار ہے کہ چاہیں پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کریں اور مدینہ منورہ بعد میں حاضر ہوں۔

جب رُخِ طیبہ سفر ہو:

(۱)...... جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت کریں اور یوں نیت کریں:

''اے اللہ میں سرکارِ دوعالم ﷺ کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر شروع کرتا ہوں، اے اللہ اسے قبول فرمالیجئے۔'' آمین

(۲)...... مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہوتو احرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کی متعلقہ ضروری اشیاء ساتھ رکھیں۔

(۳)...... سفرِ مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں اس کے لئے مولانا عبدالحکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ'' یا حضرت شیخ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی تالیف ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں'' بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں۔

(۴)...... اس سفر میں ذوق وشوق اور پورے دھیان اور توجہ کے ساتھ کثرت سے درودِ پاک پڑھیں، نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

(۵)...... جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوقِ دید (یعنی زیارت کے جذبے) کو اور زیادہ کریں اور خوب درود وسلام پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ

میں داخل ہوں۔

مسجد نبوی ﷺ میں حاضری:

(۱)......جب روضہ اقدس پر نظر پڑے تو عاشقانہ نظروں سے دیکھیں ہو سکے تو آتشِ عشق کو اور تیز کرنے کے لئے یہ اشعار بھی پڑھ لیں:

ڈھونڈتی تھی گنبدِ خضریٰ کو تو دیکھ وہ ہے اے نگاہِ بے قرار
ہوشیار اے جانِ مضطر ہوشیار آ گیا شاہِ مدینہ کا دیار

(۲)......معلم کے یہاں سامان رکھ کر غسل کر لیں تو بہتر ہے ورنہ وضوء کریں اچھا لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں اور مسجد نبوی کی طرف ادب واحترام کے ساتھ چلیں، نفلی صدقہ کریں۔

(۳)......''باب جبرئیل'' معلوم ہو تو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا ''باب السلام'' سے، ورنہ جس دروازے سے داخل ہوں درست ہے۔داخل ہوتے وقت یہ کہیں: ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ''۔

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کو غنیمت سمجھیں۔

(۴)......سیدھے ''ریاض الجنۃ'' آ جائیں اگر با آسانی آ سکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت نہ ہو تو وہاں دو رکعت نماز نفل ''تحیۃ المسجد'' پڑھیں۔

(۵)......پھر محراب النبی ﷺ کے پاس آئیں اگر با آسانی آ سکیں، یہاں حضور اکرم ﷺ کا مبارک منبر تھا، اس جگہ شکرانہ کی نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکر کریں کہ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے یہاں تک پہنچا دیا اور دعا کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جارہا ہوں میرا سلام قبول ہو جائے۔

روضہ اقدس پر سلام:

(۱)......اب بڑے ادب واحترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے

استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں، جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے، پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں تین گول سوراخ نظر آئیں گے۔ پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے حضور اکرم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے۔

(۲)...... یہ سوچیں کہ جو مقام عرشِ اعظم سے افضل ہے آپ وہاں کھڑے ہوئے ہیں۔ علماء فرماتے ہیں کہ جس جگہ آپ ﷺ کا جسم مبارک رکھا ہوا ہے اتنا ٹکڑا عرشِ اعظم سے افضل ہے۔

؎ یَا خَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُهٗ
فَطَابَ مِنْ طِیْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
نَفْسِی الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُهٗ
فِیْهِ الْعَفَافُ وَفِیْهِ الْجُوْدُ وَالْکَرَمُ

؎ اے زائرِ درگاہِ نبی ! جائے ادب ہے
آئے نہ تیرے دل کے دھڑکنے کی صدا
آہستہ قدم نیچی نگاہ پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روحِ رسول ﷺ ہے

(۳)...... جالیوں سے اندازاً تین چار ہاتھ کے فاصلے پر ادب سے کھڑے ہو جائیں، ہاتھ سیدھے کریں، نظر نیچی کریں، اور دھیان نبی کریم ﷺ کی طرف لگائیں، اور درمیانی آواز سے جو نہ تو بالکل بلند ہو نہ بالکل آہستہ، ادب کے ساتھ رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ

اور یوں سمجھیں کہ میرا اسلام رسولِ خدا ﷺ نے سن لیا ہے اور آپ ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں لہٰذا میرے سلام کا جواب بھی آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۴)......اب پورے ادب واحترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہو سکے درودو سلام پڑھیں جونسا درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں، مگر ہمارے بزرگوں نے روضہ اقدس پر اس طرح درودو سلام پڑھنے کو لکھا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

آپ یہ الفاظ بار بار بھی دھرا سکتے ہیں، تاہم یہ الفاظ دل سے اداء کریں اور پوری طرح دھیان حضور اکرم ﷺ کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۵)......درودو سلام پڑھ کر یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

" وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ "، (نساء: آیت نمبر ۶۴)

جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم کیا یعنی گناہ کیا "جَآءُوْکَ" اے نبی کاش! وہ آپ کے پاس آتے، یہاں کہیں کہ اے اللہ! میں نے اپنے اوپر ظلم کیا لیکن میں آپ کے نبی ﷺ کے پاس آ گیا آپ کی توفیق وکرم سے۔ "فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ" اور وہ اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ! میں اس آیت پر عمل کر رہا ہوں اور آپ سے معافی چاہ رہا ہوں۔ "وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ" اور ان کے لئے ہمارا رسول بھی معافی چاہتا ہو، "لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا"، تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت توبہ کرنے والا اور رحم کرنے والا پاتے۔

یہاں کہیں: اے اللہ کے رسول ﷺ! دو کام میرے اختیار میں تھے، آپ ﷺ کے پاس آنا اور مغفرت مانگنا، تو میں اللہ تعالیٰ کی توفیق وکرم سے آپ ﷺ کے پاس آ گیا اور اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ رہا ہوں۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! اب آگے آپ کا کام ہے کہ میرے لئے آپ مغفرت مانگیے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ" پس میرے لئے مغفرت مانگنا آپ ﷺ کے اختیار میں ہے اور آپ ﷺ کریم ہیں۔

؎ یا رب تو کریمی و رسول تو کریم
صد شکر کہ ما ایم میانِ دو کریم

یا اللہ تعالیٰ! آپ کریم ہیں آپ کا رسول بھی کریم ہے، سینکڑوں بار شکر ہے کہ ہم دو کریموں کے درمیان ہیں اور دو کریم کے درمیان جس کی کشتی ہوگی وہ کشتی کیسے ڈوبی گی؟

پھر عرض کریں کہ اے نبی کریم ﷺ، اے رحمت للعالمین ﷺ، آپ سارے جہاں کے لئے رحمت ہیں اور میں آپ کا ادنیٰ امتی ہوں، ادنیٰ امتی ہونے کی حیثیت سے آپ ﷺ سے درخواست کرتا ہوں کیونکہ آپ ﷺ کریم (مہربان) ہیں کہ اپنا دستِ کرم میری طرف بڑھایئے اور میرے لیے مغفرت مانگ کر "وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ" کا جز پورا کر دیجئے، اس کے بعد خوب دیر تک اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہیں، لیکن ہاتھ اٹھا کر نہیں، ہاتھ گرائے ہوئے ہوں، کیونکہ لوگوں کو غلط فہمی ہوگی کہ نعوذ باللہ حضور اکرم ﷺ سے دعا مانگ رہا ہے، اگر ہاتھ اٹھانا ہو تو کعبہ شریف کی طرف منہ کرلیں۔

(۶)...... اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں جو دوسرا سوراخ ہے اس کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا سَيِّدَنَا
اَبَا بَكْرِنِ الصِّدِّيْقَ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَعَنَّا۔

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! اے ہمارے سردار ابوبکر صدیق! اللہ تعالیٰ آپ سے اور ہم سے راضی ہو جائیں۔"

(۷)...... اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَعَنَّا

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! اے امیر المؤمنین ہمارے سردار حضرت عمر

فاروق! اللہ تعالیٰ آپ سے اور ہم سے راضی ہو جائیں۔"

(۸)......اس کے بعد پھر الٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں جس میں رسولِ خدا ﷺ ہیں اور نمبر چار پر لکھے ہوئے درود و سلام یا نماز والا درود شریف ذوق و شوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح پہنچادیں مثلاً "یا رسول اللہ! کمال الدین اور فیضان الرحمٰن نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے امیدوار ہیں"۔

اگر نام یاد نہ آئیں تو اس طرح عرض کردیں:

"یارسول اللہ! بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے"۔

پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور اپنے والدین، اساتذہ، شیخ، بزرگانِ دین، اہل و عیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ ہو سکے تو یہ دعا بھی مانگ لیجئے، ان شاء اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا اور دعائیں بھی قبول ہونگیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاغْفِرْ لِاُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اے اللہ تعالیٰ! مجھے بخش دیں اور میرے نبی ﷺ کی امت کو بخش دیں۔

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَارْحَمْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اے اللہ تعالیٰ! مجھ پر رحم فرمادیں اور پوری امتِ محمدیہ ﷺ پر رحم فرمادیں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَاهْدِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اے اللہ تعالیٰ! مجھے ہدایت دیجئے اور پوری امتِ محمدیہ ﷺ کو ہدایت دیجئے۔

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ وَعَافِ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اے اللہ تعالیٰ! مجھے عافیت سے رکھیئے اور پوری امتِ محمدیہ ﷺ کو عافیت سے رکھیئے۔

بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

(۱۰)...... جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں، خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد، اگر کسی وقت حاضری کا موقع نہ ہو تو پھر آپ مسجدِ نبوی ﷺ میں کسی بھی جگہ سے سلام عرض کر سکتے ہیں، مگر اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کرنے میں ہے۔

مسجدِ نبوی ﷺ کے باہر سے جب کبھی روضۂ اقدس کے سامنے سے گذریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔

خواتین کا سلام

(۱)...... خواتین کو روضۂ اقدس کی زیارت اور سلام عرض کرنا چاہیئے، اور طریقہ سلام عرض کرنے کا اوپر لکھا گیا ہے، خواتین بھی اس کے مطابق سلام عرض کریں، البتہ (اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو تو) ان کے لئے رات کے وقت حاضر ہو کر سلام عرض کرنا بہتر ہے، اور جب زیادہ ہجوم ہو تو کچھ فاصلہ ہی سے سلام عرض کیا کریں۔

(۲)...... اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو گھر پر قیام کرے۔ سلام عرض کرنے مسجدِ نبوی میں نہ آئے، البتہ اگر مسجد کے باہر "باب السلام" کے پاس یا کسی اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور جب پاک ہو جائے تو روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے کے لئے چلی جائے۔

(۳)...... مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انہیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجد نبوی کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ لیکن اگر خواتین مسجد میں سلام کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجد نبوی کی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کر لیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

چالیس نمازیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو، اس کے لئے دوزخ اور عذاب ونفاق سے براءت لکھی جائے گی۔ (مسند احمد)

اس حدیثِ پاک سے مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی کو دوزخ کے عذاب اور نفاق سے بری فرما دیتے ہیں۔ اس لئے مسجدِ نبوی کی نمازوں کا خاص اہتمام رکھنا چاہیئے اور چالیس نمازیں ادا کر کے عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہیئے۔ لیکن مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے اور یہ نمازیں حج کا کوئی حصہ نہیں ہیں، اگر کوئی شخص چالیس نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں۔

فائدہ:

خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں چالیس نمازیں پڑھنا افضل ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ انھیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائے گا اس لئے خواتین مسجدِ نبوی میں چالیس نمازیں اداء کرنے کی فکر نہ کریں اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں۔ ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں اپنے گھر میں بھی پوری نہ کر سکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضوء کر کے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کر لیا کریں یہی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکر وعبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلے میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

۱......روضۂ اقدس ﷺ پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھیں، کم از کم ہر نماز کے بعد حاضری دیں اور سلام پیش کیا کریں۔

۲......کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور ذکر وتلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھیں۔

۳......''ریاض الجنۃ'' میں جتنا موقع مل سکے نوافل اور دعائیں کرتے رہیں اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل اور دعا کی کثرت کریں۔

۴......اشراق، چاشت، اوابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح روزانہ پڑھیں۔

۵......کبھی کبھی حسب سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر ہو آیا کریں اور مکمل پردہ کے ساتھ جنت البقیع چلے جایا کریں اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعاءِ مغفرت کریں اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگیں۔

۶......اہلِ مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کریں۔

وہاں کے لوگوں کا بھی ادب کریں، اگر کوئی آپ سے بدتمیزی کردے، دھکا مار دے یا کوئی اور تکلیف پہنچ جائے تو اُف تک نہ کریں کیونکہ وہ درباری لوگ ہیں اور آپ مہمانِ سرکار ہیں، وہ اہلِ دربار ہیں لہٰذا ان کو چاہیئے کہ وہ اپنے مہمانِ سرکار کا اکرام کریں مگر آپ اہلِ دربار کا احترام کریں۔ اپنی اپنی ڈیوٹی اپنے پاس رکھیں، اگر ان سے کوتاہی ہو جائے تو آپ اہلِ دربار کے ادب میں کمی مت کریں اور ان کے بارے میں زبان کو خاموش رکھیں۔

حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے یہ کہہ دیا کہ یہاں کا دہی کھٹا ہے اور ہمارے ہندوستان کا دہی میٹھا ہے، اسی رات حضور اکرم ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ چھوڑ دو، فوراً واپس جاؤ تمہیں ہندوستان کا دہی اچھا لگتا ہے، ہمارے شہر کا دہی اچھا نہیں لگتا تو کیوں یہاں پر آیا نالائق؟ بہت روئے مگر کام نہیں بنا۔ بے ادبی بڑی خطرناک چیز ہے اس لئے وہاں کی کسی چیز کو کچھ مت کہو، جتنے لوگ ہیں وہاں ان کو اکرام اور پیار کی نظر سے دیکھیں۔

۷......خرید و فروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھیں تاکہ ثواب ملے۔

۸......مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں خصوصاً فضول باتیں، بد نگاہی، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے خاص طور پر بچیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو مسجدِ نبوی ﷺ میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس کے سامنے الوداعی سلام عرض کرنے جائیں۔ اس کا وہی طریقہ ہے جو سلام عرض کرنے کا پہلے لکھا گیا ہے۔ سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدس در کی حاضری نصیب ہوگی اور دعا کریں: ''یا اللہ تعالیٰ! ہمارے سفر کو آسان فرما اور عافیت و سلامتی کے ساتھ اپنے اہل و عیال میں پہنچا اور دوبارہ حاضری نصیب فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنانا بلکہ عافیت کے ساتھ بار بار عطا فرماتے رہنا۔'' آمین

فائدہ:

مدینہ منورہ کی موت کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو استطاعت ہو کہ وہ مدینہ میں مرے وہ مدینہ آکر مر جائے، اس لئے کہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (ترمذی شریف)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِکَ وَمَوْتًا فِیْ بَلَدِ حَبِیْبِکَ

"اے اللہ! مجھے اپنے راستے کی شہادت اور اپنے پیارے رسول اللہ ﷺ کے مقدس شہر میں مرنا نصیب کر" چنانچہ آپ کی دعا قبول ہوئی، نمازِ فجر ادا کرتے ہوئے اللہ کے راستے کے زخم کھائے اور مدینہ منورہ ہی میں مسجدِ نبوی میں وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ سعادت نصیب فرمائے۔ آمین

؎ کہاں ہے میری قسمت یہ حاضری مدینہ
میں جاگتا ہوں یارب یا خواب دیکھتا ہوں

؎ اے ساکنانِ مدینہ مجھ کو بھی یاد رکھنا
اِک دور افتادہ فریاد کر رہا ہے

؎ دل تڑپتا ہے میرا سینے میں
ہائے پہنچوں گا کب مدینے میں
قلب جس کا نہ ہو مدینے میں
اس کا جینا ہے کوئی جینے میں

(استفادہ مع اضافہ از "حج و عمرہ" مؤلفہ حضرت مولانا عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم و "حرمین شریفین میں حاضری کے آداب" مؤلفہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ)

روضۂ اقدس میں حاضری کے موقع پر پڑھے جانے والے درود و سلام

ذیل میں کتاب "جامع الصلوات" اور "الصلات والبشر" و دیگر کتب سے منتخب درود و سلام پیش کیے جارہے ہیں، جو مختلف اکابر اور بزرگانِ دین سے منقول ہیں اور جن کا روضۂ اقدس پہ حاضری کے موقع پر پڑھنا اور آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا نہایت باعثِ خیر و برکت اور عند اللہ تقرب اور حضور اکرم ﷺ سے محبت و عقیدت میں اضافے کا

ذریعہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(۱) اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَفْضَلَ الصَّلَوَاتِ، وَاَسْمَى الْبَرَكَاتِ، وَاَزْكَى التَّحِيَّاتِ، فِيْ جَمِيْعِ الْاَوْقَاتِ، عَلٰى اَشْرَفِ الْمَخْلُوْقَاتِ، سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ اَكْمَلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ، وَسَلِّمْ عَلَيْهِ يَا رَبَّنَا اَزْكَى التَّحِيَّاتِ، فِيْ جَمِيْعِ الْحَضَرَاتِ وَاللَّحَظَاتِ (جامع: ص۱۲۶)

(۲) اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (تین بار)
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَفْضَلَ وَاَزْكٰى وَاَنْمٰى وَاَعْلٰى صَلٰوةٍ صَلَّاهَا عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَنْبِيَائِهٖ وَاَصْفِيَائِهٖ، اَشْهَدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّكَ بَلَّغْتَ مَا اُرْسِلْتَ بِهٖ، وَنَصَحْتَ اُمَّتَكَ، وَعَبَدْتَ رَبَّكَ حَتّٰى اَتَاكَ الْيَقِيْنُ، وَكُنْتَ كَمَا نَعَتَكَ اللّٰهُ فِيْ كِتَابِهٖ "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِيْمٌ" فَصَلَوَاتُ اللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَاَنْبِيَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجَمِيْعِ خَلْقِهٖ وَسَمَاوَاتِهٖ وَاَرْضِهٖ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ، يَا اَبَا بَكْرٍ وَ يَا عُمَرُ، وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ. فَجَزَاكُمَا اللّٰهُ عَنِ الْاِسْلَامِ وَاَهْلِهٖ اَفْضَلَ مَا جَزٰى بِهٖ وَزِيْرَيْ نَبِيٍّ فِيْ حَيَاتِهٖ، وَعَلٰى حُسْنِ خِلَافَتِهٖ فِيْ اُمَّتِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ، فَجَزَاكُمَا اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ مُرَافَقَتَهٗ فِيْ جَنَّتِهٖ، وَاِيَّانَا مَعَكُمَا بِرَحْمَتِهٖ، اِنَّهٗ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

اللہ تعالیٰ سے دعا اور مناجات

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ رَسُوْلَكَ وَأَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ، وَأُشْهِدُ الْمَلَائِكَةَ النَّازِلِيْنَ عَلٰى هٰذِهِ الرَّوْضَةِ الْكَرِيْمَةِ وَالْعَاكِفِيْنَ، أَنِّيْ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَأَشْهَدُ أَنَّ كُلَّ مَا جَاءَ بِهٖ مِنْ أَمْرٍ وَنَهْيٍ وَخَبَرٍ عَمَّا كَانَ وَ مَا يَكُوْنُ فَهُوَ حَقٌّ لَا كَذِبَ فِيْهِ وَلَا امْتِرَاءَ.

وَ إِنِّيْ مُقِرٌّ لَكَ يَا إِلٰهِيْ، بِجِنَايَتِيْ وَمَعْصِيَتِيْ فِي الْخَطْرَةِ وَالْفِكْرَةِ وَالْإِرَادَةِ وَالْغَفْلَةِ، وَمَا اسْتَأْثَرْتَ عَنِّيْ مِمَّا إِذَا شِئْتَ أَخَذْتَ بِهٖ، وَإِذَا شِئْتَ عَفَوْتَ عَنْهُ، مِمَّا هُوَ مُتَضَمِّنٌ لِلْكُفْرِ وَالنِّفَاقِ وَالْبِدْعَةِ أَوِ الضَّلَالِ أَوِ الْمَعْصِيَةِ أَوْ سُوْءِ الْأَدَبِ مَعَكَ، وَمَعَ رَسُوْلِكَ وَمَعَ أَنْبِيَائِكَ وَأَوْلِيَائِكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ، وَمَا خَلَقْتَ مِنْ شَيْءٍ فِيْ مُلْكِكَ، فَقَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ بِجَمِيْعِ ذٰلِكَ، فَاغْفِرْ لِيْ، وَامْنُنْ عَلَيَّ بِالَّذِيْ مَنَنْتَ بِهٖ عَلٰى أَوْلِيَائِكَ، فَإِنَّكَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ. (جامع، ص: ۱۲۷۔۱۲۸)

(۳) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، صَلَاةً شَارِحَةً لِصَدْرِهٖ مُوْجِبَةً لِسُرُوْرِهٖ، وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ إِخْوَانِهٖ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ، صَلَاةً بِعَدَدِ النُّوْرِ وَظُهُوْرِهٖ. (جامع، ص: ۱۸۰)

حضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں

(۴) سَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَرَحْمَتُهٗ وَبَرَكَاتُهٗ عَلٰى جَمِيْعِ عَوَالِمِكَ الْمُمْتَدَّةِ كُلِّهَا، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْلَهٗ ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَهٗ، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَهٗ،

ثُمَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ كَصَلَاةِ اِبْرَاهِيْمَ مِنْ حَيْثُ شَرِيْعَتُكَ ، وَكَصَلَاةِ مَلَائِكَتِهٖ مِنْ حَيْثُ حَقِيْقَتُكَ وَكَصَلَاتِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مِنْ حَيْثُ حَقِّهٖ وَرَحْمَانِيَّتِهٖ ، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ جَاوَزَ فِي السَّمَاوَاتِ الْعُلَا ، مَقَامَاتِ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِيَا . وَزَادَ رِفْعَةً وَاسْتَعْلٰى ، عَلٰى ذَوَاتِ الْمَلَاِ الْاَعْلٰى ، وَبَلَغَ الْغَايَةَ الْقُصْوٰى ، وَ الْمَقْصُوْدَ الَّذِيْ عَجَزَتْ عَنْهُ قُوَّةُ اُولِي النُّهٰى ، وَ نَبَّهَهٗ لِسَانُ مَفْهُوْمِ قَوْلِهٖ " وَاِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى " وَكَانَ بِالْقُرْبِ مِنَ الْمَعْنَى الْوُجُوْدِيِّ اَقْرَبَ اِلَيْهِ مِنَ الْمَلَكِ ، وَاسْتَوْلٰى بِذَاتِ كَمَالِهٖ عَلٰى مَوْضُوْعِ جُمْلَةِ الْفَلَكِ ، ثُمَّ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ ظَهَرَ بِالْكَمَالَاتِ ، وَ بَشَرِيَّتِهٖ فِيْ عَالَمِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتِ . (جامع، ص: ۱۸۲ ۔ ۱۸۳)

۵ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً اُعَاذُ بِهَا مِنْ كُلِّ الْغَفَلَاتِ . اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ .

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا صَفِيَّ اللّٰهِ
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا صَفْوَةَ اللّٰهِ
اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا اِمَامَ اَهْلِ بِسَاطِ الْقُرْبِ . اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدِيْ يَا ذَا الْمَحْبُوْبِ لِاَهْلِ الْحُبِّ ، اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ ، صَلَاةً وَسَلَامًا يَكُوْنَانِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ الذَّاتِ ، وَ اٰلِكَ وَصَحْبِكَ

وَالزَّوْجَاتِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمَالِ حَضَرَاتِكَ وَجَمِيْلِ مَصْنُوْعَاتِكَ۔ (جامع، ص: ۲۲۸)

⑥ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ صَلَوَاتِ اللّٰهِ وَتَسْلِيْمَاتِهٖ، وَتَحِيَّاتِهٖ وَبَرَكَاتِهٖ، فِيْ كُلِّ لَحْظَةٍ مَا يُمَاثِلُ فَضْلَكَ الْعَظِيْمَ، وَيُعَادِلُ قَدْرَكَ الْفَخِيْمَ، وَيَجْمَعُ لَكَ فَضَائِلَ جَمِيْعِ اَنْوَاعِ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيْمِ۔ (جامع، ص: ۲۵۱)

⑦ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خِيَرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِهٖ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا قَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَشِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَذِيْرُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَهْلِ بَيْتِكَ الطَّاهِرِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَزْوَاجِكَ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی اَصْحَابِكَ اَجْمَعِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَعَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَسَائِرِ عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، جَزَاكَ اللّٰهُ عَنَّا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَفْضَلَ مَا جَزٰی نَبِيًّا وَرَسُوْلًا عَنْ اُمَّتِهٖ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْكَ كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ، وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ، وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَيْكَ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، اَكْمَلَ وَاَفْضَلَ وَاَطْيَبَ مَا صَلّٰی عَلٰی اَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ۔ كَمَا اسْتَنْقَذَنَا بِكَ مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَنَا بِكَ مِنَ الْعَمٰی وَالْجَهَالَةِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاَمِيْنُهٗ وَخِيَرَتُهٗ مِنْ خَلْقِهٖ، وَاَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ، وَاَدَّيْتَ

الْاَمَانَةَ، وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ، وَجَاهَدْتَ فِي اللّٰهِ حَقَّ
جِهَادِهٖ، اَللّٰهُمَّ اٰتِهٖ نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّسْاَلَهُ السَّائِلُوْنَ،
وَخُصَّهٗ بِالْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَالْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ،
وَبِغَايَةَ مَا يَنْبَغِيْ اَنْ يَّامُلَهُ الْاٰمِلُوْنَ۔ (الصلات والبشر، ص: ۱۳۷۔۱۳۸)

فائدہ:

ابنِ ابی فدیک رحمۃ اللہ علیہ اپنی مروی احادیث میں نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کے روضۂ مبارک میں حاضر ہو کر درج ذیل آیت اور درود ۷۰ مرتبہ پڑھتا ہے ایک فرشتہ اس کا نام لے کر پکار کر جواب دیتا ہے:

”اے فلاں شخص: اللہ تجھ پر بھی رحمت نازل کرے اور تیری ہر حاجت پوری ہو۔“

وہ آیت اور درود یہ ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ الاحزاب: ۵۶)

”صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ“

عربی کے چند منتخب اشعار

مسجدِ نبوی ﷺ میں روضۂ اقدس پہ حاضری کے موقع پر عربی زبان سے واقفیت رکھنے والے حضرات درج ذیل اشعار پڑھ کر اپنی محبت نبوی ﷺ کو جلا بخشیں:

① (وَنَادِ) سَلَامُ اللّٰهِ يَا قَبْرَ اَحْمَدٍ
عَلٰى جَسَدٍ لَمْ يَبْلَ قَبْلُ وَلَنْ يَبْلٰى

تَرَانِيْ اَرَانِيْ عِنْدَ قَبْرِكَ قَائِمًا
يُنَادِيْكَ عَبْدٌ مَالَهٗ غَيْرُكُمْ مَوْلٰى

وَتَسْمَعُ عَنْ قُرْبٍ صَلَاتِيْ مِثْلَمَا
تُبَلَّغُ عَنْ بُعْدٍ صَلَاةَ الَّذِيْ صَلّٰى

اُنَادِيْكَ يَا خَيْرَ الْخَلَائِقِ وَالَّذِيْ
بِهٖ خَتَمَ اللّٰهُ النَّبِيِّيْنَ وَالرُّسُلَا

نَبِیَّ الْهُدٰی لَوْلَاكَ لَمْ نَعْرِفِ الْهُدٰی
وَلَوْلَاكَ لَمْ نَعْرِفْ حَرَامًا وَلَاحِلًّا
وَلَوْلَاكَ لَا وَاللّٰهِ مَا كَانَ كَائِنٌ
وَلَمْ يَخْلُقِ الرَّحْمٰنُ حَرًّا وَلَا كَلًّا

(۲) بِقَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَدْ اَتَوَسَّلُ
اِلَى اللّٰهِ فِيْ مَا يُرْتَجٰى وَيُؤَمَّلُ
فَاِنَّ شَفِيْعِيْ وَاسِعُ الْجَاهِ عِنْدَهٗ
عَزِيْزٌ عَلَيْهِ لَا يُرَدُّ مُبَجَّلُ
[illegible] طِوَالَ الدَّهْرِ حَالَ حَيَاتِهٖ
مَتٰى سَاَلُوْهُ وَجْهُهٗ يَتَهَلَّلُ
وَلَا خَابَ عِلْمِيْ مَنْ بِهِ الْاٰنَ هٰكَذَا
اِلَى اللّٰهِ فِيْ حَاجَاتِهٖ يَتَوَسَّلُ

(۳) اَتَيْتُكَ زَائِرًا وَوَدِدْتُ اَنِّيْ
جَعَلْتُ سَوَادَ عَيْنِيْ اَمْتَطِيْهِ
وَمَالِيْ لَا اَسِيْرُ عَلَى الْاٰمَاقِ
اِلٰى قَبْرٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْهِ

حضور ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد آپ ﷺ کی چہیتی صاحبزادی سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا قبر مبارک پر حاضر ہوئیں اور انتہائی غم واندوہ کے عالم میں قبر شریف کی مٹی اٹھا کر اپنے مبارک چہرہ پر ملیں، اور رو رو کر یہ اشعار پڑھتی رہیں:

مَاذَا عَلٰى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَ
اَنْ لَّا يَشَمَّ مَدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا
صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبُ لَوْ اَنَّهَا
صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا

(از: الصلات والبشر، ص: ۱۳۵ - ۱۳۶)

اردو کے چند منتخب اشعار

۱......اے رسولِ امیں ،خاتم المرسلیں !تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

ہے عقیدہ یہ اپنا بصدق و یقیں ! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

دستِ قدرت نے ایسا بنایا تجھے ،جملہ اوصاف سے خود سجایا تجھے

اے ازل کے حسیں! اے ابد کے حسیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

چار یاروںؓ کی شان جلی ہے بھلی ہے یہ صدیقؓ ،فاروقؓ ،عثمانؓ ،علیؓ

شاہد عدل ہیں یہ ترے جانشیں! تجھ سا کوئی نہیں تجھ سا کوئی نہیں

(از کلام حضرت شاہ نفیس الحسینیؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

۲...... امیدیں اور ہیں لاکھوں لیکن بڑی امید ہے یہ

کہ ہو سگانِ مدینہ میں مرا نام شمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں

مروں تو کھائیں مدینہ کے مجھ کو مور و مار

جو یہ نصیب نہ ہو اور کہاں نصیب میرے

کہ میں ہوں اور سگانِ حرم کی تیرے قطار

اُڑا کے باد میری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ

کرے حضور ﷺ کے روضہ کے آس پاس نثار

(از کلام حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ)

۳......اے ختمِ رسل کتنے بشر آپ کے صدقے

ہر شر سے ہوئے پاک بنے مثلِ نگینہ

اے صلِ علیٰ آپ کا فیضانِ رسالت

جو مثلِ حجر تھا وہ ہوا رشکِ نگینہ

جو ڈوبنے والا تھا ضلالت کے بھنور میں
اب رہبرِ امت ہے وہ گمراہ سفینہ

۴.....مدینہ میں مرنا مقدر میں ہو
خدا سے دعا یہ بھی کرتے ہیں ہم

یہ نالائقوں پر ہے رب کا کرم
محمد ﷺ کی نگری میں رہتے ہیں ہم

شفاعت محمد ﷺ کی بھی ہو نصیب
دعا رات دن یہ بھی کرتے ہیں ہم

مدینہ میں ہر سال ہو حاضری
خدا سے یہ فریاد کرتے ہیں ہم

(از کلام حضرت شیخ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم)

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝

فقط طالبِ دعاءِ حسنِ خاتمہ
فیضان الرحمٰن عفا اللہ عنہ
شب جمعہ ۲۳/۱۲/۱۴۳۰ھ
بمطابق ۱۰/۱۲/۲۰۰۹ء

مختصر نقوشِ سیرت

❁......ولادتِ باسعادت سے ۵۰ یا ۵۵ دن قبل اصحابِ فیل کا واقعہ پیش آیا جو مصری عالم و محقق محمود پاشا کی تحقیق کے مطابق ۵۷۱ء اور بقول علامہ ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ ۵۷۰ء میں رونما ہوا۔

❁......اس واقعے کے ۵۰ یا ۵۵ دن بعد صبح صادق کے وقت دوشنبہ بتاریخ ۸، ۹ یا ۱۲ ربیع الاول کو حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کے ہاں حضرت آمنہ کے بطنِ مبارک سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔ ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم شکم مادر ہی میں تھے کہ آپ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا۔

❁......ولادتِ باسعادت کے ساتویں دن عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کیا اور محمد نام رکھا اور والدہ ماجدہ نے احمد نام رکھا۔

❁......ولادت کے بعد آپ کی والدہ ماجدہ نے ۳، ۴ روز تک دودھ پلایا۔

❁......ثویبہ کے بعد حلیمہ بنت ابی ذؤیب نے آپ کو دودھ پلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاں قبیلہ سعد میں اپنی طفولیت کے چار سال گزارے۔ (سیرت المصطفیٰ: ۱/۷۳)

❁...... جب آپ کی عمر دو، ڈھائی سال کی ہوئی تو دو فرشتے آئے اور انہوں نے آپ صلی علیہ وسلم کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور اس کو حکمت وانوارات سے بھر دیا، یہ شقِ صدر کا پہلا واقعہ تھا۔

❁......جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کا مقامِ ابواء (مدینہ منورہ کے قریب ایک جگہ کا نام ہے) میں انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دادا عبدالمطلب کی کفالت میں آ گئے۔

۞......دو سال آپ ﷺ دادا کی کفالت میں رہے، جب آپ کی عمر آٹھ سال دو مہینے دس دن ہوئی تو عبدالمطلب کا انتقال ہو گیا اور اپنے چچا ابو طالب کی کفالت میں آ گئے۔

۞......دس سال کی عمر میں دوسری مرتبہ شق صدر ہوا۔

۞......بارہ سال کی عمر میں پہلی دفعہ اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ شام کی طرف بغرضِ تجارت سفر کے لئے روانہ ہوئے۔

۞......عمر مبارک چودہ، پندرہ یا بیس سال کی تھی کہ قریش اور بنی قیس کے درمیان ایک جنگ ''حربِ فجار'' کا واقعہ پیش آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قریب سے دیکھا لیکن جنگ میں حصہ نہیں لیا۔

۞......اسی سال ذیقعدہ میں حلف الفضول کا واقعہ پیش آیا، آپ نے امن وامان کے اس معاہدے میں شرکت فرمائی۔

۞......جب عمر کچھ اور زیادہ ہوئی تو ذریعہ معاش کی طرف توجہ کرنا ضروری سمجھا اور مکہ میں چند قیراط کے عوض اجیاد نامی مقام پر بکریاں چرانے کا پیشہ اختیار فرمایا۔

۞......۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کا مال تجارت لے کر ان کے غلام میسرہ کے ہمراہ شام کا دوسرا سفر فرمایا جس میں آپ کو خوب نفع ہوا۔ آپ کی صداقت اور شرافت سے متأثر ہو کر حضرت خدیجہ نے آپ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا، آپ نے اسے قبول فرما لیا اور ان سے نکاح کر لیا۔ اس وقت آپ کی عمر ۲۵ سال اور حضرت خدیجہ کی عمر ۴۰ سال تھی۔ مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی مقرر ہوئی (جو پانچ سو درہم شرعی بنتے ہیں)۔

۞......۳۰ سال کی عمر میں بڑی صاحبزادی حضرت زینبؓ کی ولادت ہوئی۔ ۳۳ سال کی عمر میں دوسری صاحبزادی حضرت رقیہؓ پیدا ہوئیں۔

۞......۳۵ برس کی عمر میں قریش نے کعبہ کو ازسرِ نو تعمیر کرنے کا فیصلہ کیا جس میں آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کو اپنے دستِ مبارک سے حجرِ اسود رکھنے کا شرف حاصل ہوا۔

❁......جب آپ کی عمر چالیس برس ایک دن کی ہوئی تو ظاہری طور پر باضابطہ آپ کو خلعت نبوت کے ساتھ سرفراز کیا گیا اس موقعہ پر شق صدر کا تیسرا واقعہ بھی آیا اور قرآن مجید کی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔

❁......ابتداءً دو رکعتیں فرض صبح کی اور دو رکعتیں عصر کی اسی وقت فرض ہوئیں۔

❁......نبوت ملنے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خفیہ طور پر لوگوں میں تبلیغ شروع کی، چنانچہ سب سے پہلے مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ نے، عورتوں میں زوجہ مطہرہ سیدہ خدیجہؓ نے اور بچوں میں حضرت علیؓ نے اور غلاموں میں حضرت زید بن حارثہؓ نے اسلام قبول کیا۔

❁......نیز ۱ھ نبوی ہی کے آغاز میں حضرت فاطمہ پیدا ہوئیں۔

❁......تین سال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانیہ طور پر دین کی دعوت دینا شروع کی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوہِ صفا پر تشریف لے گئے اور قریش والوں کو نام بنام پکار کر اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔

❁......کفارِ مکہ نے اسلام کی پھیلتی ہوئی دعوت اور مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز ہونے والے اضافے کو روکنے کی کوشش شروع کر دی اور مسلمانوں کی ایذاء رسانی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ جب کفار کے مظالم بڑھتے چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ پہلی مرتبہ ۵ھ نبوی میں ۱۲ مردوں اور ۴ عورتوں نے اور اسی سال دوسری مرتبہ ۸۳ مردوں اور ۱۸ عورتوں نے حبشہ کی طرف ہجرت کی۔

❁......یکم محرم الحرام ۷ھ نبوی کو قریش نے بنی عبد المطلب اور بنی ہاشم سے مقاطعہ (اقتصادی بائیکاٹ) کیا اور ایک پہاڑ کی گھاٹی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے رفقاء نیز ابولہب کے سواء باقی تمام بنی ہاشم کو مقید کر دیا گیا، تین سال تک آپ اور آپکے تمام رفقاء

اسی گھاٹی (شعب ابی طالب) میں مقید رہے۔

❁...... ۱۰ھ نبوی کو قدرتی طور پر دیمک نے مقاطعہ کے عہد نامے کو کھالیا۔اس طرح شعبِ ابی طالب سے رہائی ملی۔

❁...... ۱۰ھ نبوی ہی میں شعبِ ابی طالب سے رہائی کے کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ کے چچا ابو طالب کا انتقال ہو گیا اس کے تین دن بعد آپ کی زوجہ محترمہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا بھی انتقال ہو گیا۔اس سال کو ''عام الحزن'' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

❁......اسی سال ماہِ شوال میں آپ نے اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طائف کا سفر کیا اور وہاں کے سرداروں کو دین اسلام قبول کرنے کی دعوت دی مگر ان لوگوں نے دعوت قبول کرنے کے بجائے آپ کو فوراً اپنے شہر سے نکل جانے کا حکم دیا اور شہر کے اوباش لڑکوں کو پیچھے لگا دیا۔ان لڑکوں نے آپ کو اتنے پتھر مارے کہ جسم مبارک لہولہان ہو گیا۔

❁......جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم طائف سے واپس تشریف لائے تو بچوں کی تربیت اور پرورش تبلیغ اسلام میں رکاوٹ پیدا ہونے لگی چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ داری انتظامات کی خاطر اسی سال حضرت سودہ بنت زمعہ سے نکاح فرمایا۔ایک قول کے مطابق اسی سال ۱۰ھ حضرت عائشہ سے بھی نکاح فرمایا۔

❁......رجب ۱۱ھ نبوی کو معراج کا واقعہ پیش آیا،شقِ صدر کا چوتھا واقعہ بھی پیش آیا اور پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔ایک قول کے مطابق شوال ۱۱ھ نبوی کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔

❁...... ۱۱ھ نبوی موسم حج میں ۶ یا ۸، اشخاص مشرف بہ اسلام ہوئے۔

❁...... ۱۲ھ نبوی کو موسمِ حج میں ۱۲، انصاری مدینہ منورہ سے تشریف لائے اور منیٰ میں جمرہ عقبہ کے پاس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر بیعت کی۔اسے ''بیعت عقبہ

اولیٰ'' کہا جاتا ہے۔

❁ ...... ۱۳ھ نبوی کو حج کے موقع پر ۷۳ مرد اور ۲ عورتیں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئے اور عقبہ میں آپ کے دستِ مبارک پر بیعت کی اسے ''بیعتِ عقبہ ثانیہ'' کہا جاتا ہے۔

❁ ......بیعتِ عقبہ ثانیہ کے فوراً بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

❁ ......یکم ربیع الاول ۱ھ بروز جمعرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے بغرضِ ہجرت مدینہ منورہ کیطرف روانہ ہو گئے۔

❁ ......راستے میں تین دن غارِ ثور میں روپوش رہے، تین دن کے بعد دوشنبہ یعنی پیر کی رات غارِ ثور سے نکل کر مدینہ منورہ سے قریب مقامِ قبا میں قیام کیا۔ ۱۴ دن وہیں رہے اور مسجدِ تقویٰ کی بنیاد ڈالی جو اسلام میں سب سے پہلی مسجد ہے۔

❁ ...... بروز جمعہ قبا سے رخصت ہو کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو گئے، راستے میں بنی سالم بن عوف کے محلّہ میں پہلی دفعہ جمعہ کی نماز ادا فرمائی اور اسی روز مدینہ منورہ میں داخل ہوئے۔

❁ ......ابتداء میں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر میں تقریباً سات ماہ تک قیام فرمایا۔

❁ ...... ۱ھ ہی میں مسجدِ نبوی اور اس کے ساتھ دو حجرے تعمیر کروائے اور حضرت ابو ایوب کے گھر سے ان حجروں میں منتقل ہو گئے۔

❁ ......اسی سال ماہِ شوال میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدینہ منورہ میں رخصتی ہوئی۔ نیز اسی سال مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات یعنی بھائی چارگی بھی قائم کی۔

❁ ......اسی سال میثاقِ مدینہ کی تاریخی دستاویز تیار ہوئی اور مسلمانوں اور یہودِ مدینہ کے درمیان امن وامان کا معاہدہ طے پایا۔

۞......اسی سال جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۲ سریہ روانہ فرمائے:

۱......سریۂ حمزہؓ ماہِ رمضان میں ۲......سریۂ عبیدۃ ابن الحارث ماہِ شوال میں

۞...... ۲ھ میں تحویلِ قبلہ کا حکم نازل ہوا اور مسلمان بیت المقدس کی طرف رخ کرنے کے بجائے بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے لگے۔

۞......اسی سال ماہِ صفر میں غزوۂ ابواء، ماہِ ربیع الاول میں غزوۂ بواط، جمادی الاولیٰ میں غزوۂ عشیرہ اور جمادی الثانیہ میں غزوہ سفوان واقع ہوئے۔

۞......رجب ۲ھ سریہ (فوجی دستہ) عبداللہ بن جحشؓ کو مکہ مکرمہ اور طائف کے درمیان نخلستان کے علاقے کی طرف روانہ فرمایا، نیز سریۂ عمیر اور سریۂ سالم بھی روانہ فرمائے، نیز سریۂ زید بن حارثہ بھی روانہ فرمایا۔

۞......۱۷ رمضان المبارک ۲ھ میں اسلام کا سب سے پہلا عظیم الشان معرکہ غزوۂ بدر کا واقعہ رونما ہوا جس میں ۷۰ کافر قتل اور ۷۰ گرفتار ہوئے، مسلمانوں میں سے ۱۴ اصحابہ کرام رضی اللہ علیہم اجمعین شہید ہوئے اور یہ معرکہ جمعہ کے دن پیش آیا، بدر سے واپسی پر غزوہ بنی قینقاع پیش آیا۔

۞......اسی سال رمضان المبارک ہی میں حضرت رقیہؓ کا انتقال ہوا۔

۞......غزوۂ بدر سے واپسی پر پہلی مرتبہ عید الفطر کی نماز ادا کی گئی۔ رمضان کے روزے اور صدقۂ فطر بھی اسی سال واجب ہوئے نیز عید الاضحیٰ کی نماز اور قربانی بھی اسی سال واجب ہوئی۔

۞......اسی سال ماہِ ذوالحجہ میں حضرت فاطمۃ الزہراءؓ کا حضرت علیؓ کے ساتھ نکاح ہوا۔

۞...... ۳ھ میں دو غزوے ہوئے: ۱......غزوۂ اُحد ۲......ماہِ شوال ۱۶ تاریخ بروز اتوار کو غزوۂ حمراء الاسد۔

اور دو سریے روانہ فرمائے: ۱......محمد بن مسلمہؓ ۲......سریۂ زید بن ثابتؓ

۞......اسی سال ماہِ شعبان میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے عقدِ نکاح فرمایا نیز حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت بھی اسی سال ماہِ رمضان میں ہوئی۔

۞......۴ ھ میں تین غزوے پیش آئے: ۱......غزوۂ بنی نضیر ۲......غزوۂ بدر صغریٰ
۳......غزوہ ذات الرقاع

اور چار سریے روانہ فرمائے: ۱۔سریہ ابو سلمہ (یکم محرم الحرام) ۲۔سریہ عبد اللہ بن انیس (ماہِ محرم الحرام) ۳۔سریۂ منذر ۴۔سریۂ مرثد

۞......اسی سال حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا اور ماہِ شوال میں حضرت امّ سلمہؓ سے عقدِ نکاح فرمایا۔

۞......اسی سال ماہِ شعبان میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

۞......۵ ھ میں تین غزوات پیش آئے: ۱......ماہِ ربیع الاول میں دومۃ الجندل
۲......غزوۂ مریسیع ماہِ شعبان میں ۳......غزوۂ خندق (غزوۂ احزاب)

۞......ایک قول کے مطابق اسی سال حج بھی فرض ہوا۔

۞......ماہِ جمادی الاولیٰ میں حضرت عبد اللہ بن عثمانؓ یعنی حضرت رقیہؓ کے صاحبزادے کا انتقال ہوا۔

۞......ماہِ شوال کے آخر میں حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت امّ رومان رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا۔

۞......حضرت زینب بنت جحشؓ اور حضرت جویریہ بنت الحارثؓ سے عقدِ نکاح فرمایا۔

۞......۶ ھ میں تین غزوات پیش آئے: ۱......غزوۂ بنی لحیان ۲......غزوۂ غابہ (ذی قرد) ۳......غزوۂ حدیبیہ ماہِ ذیقعدہ میں۔

اور گیارہ سریے روانہ فرمائے: ۱......سریۂ محمد بن سلمہؓ ۲......سریۂ عکاشہؓ

۳......سریہ زید بن حارثہؓ ۴......سریہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ ۵......سریہ علیؓ

۶......سریہ زید بن حارثہؓ ۷......سریہ عبدالرحمٰن بن عتیکؓ ۸......سریہ عبداللہ بن رواحہؓ ۹......سریہ کرز بن جابرؓ ۱۰......سریہ عمرو الضمریؓ

۱۱......سریہ محمد بن مسلمہؓ

......اسی سال سلاطینِ عالم کے نام دعوتی خطوط ارسال کیے گئے۔

......ماہِ محرم الحرام ۷ھ میں غزوۂ خیبر کا واقعہ رونما ہوا۔

......پانچ سریے روانہ فرمائے: ۱......سریہ ابوبکرؓ ۲......سریہ بشیر بن سعدؓ

۳......سریہ غالب بن عبداللہؓ ۴......سریہ بشیر بن سعید یا سعدؓ ۵......سریہ عمرؓ

......صلح حدیبیہ کے معاہدے کے تحت اس سال ''عمرۃ القضاء'' ادا کیا۔

......اسی سال سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا ماہِ صفر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عقدِ نکاح میں آئیں، اسی طرح حضرت امّ حبیبہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہما کو بھی اسی سال ماہِ صفر میں آپ علیہ السلام کے عقدِ نکاح میں آنے کا شرف حاصل ہوا۔

......مہاجرینِ حبشہ بھی اسی سال غزوۂ خیبر کے موقع پر مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔

......۸ھ میں تین غزوات پیش آئے: ۱......فتح مکہ ماہِ رمضان المبارک میں

۲......غزوۂ حنین ماہِ شوال میں ۳......غزوۂ طائف ماہِ شوال میں

اور دس سریے روانہ فرمائے: ۱......سریہ غالب بجانب بنی ملوح ۲......سریہ غالب بجانب فرک ۳......سریہ شجاع ۴......سریہ کعب ۵......سریہ عمرو بن العاص ۶......سریہ ابوعبیدہ بن الجراح ۷......سریہ ابوقتادہ ۸......سریہ خالد

۹......سریہ طفیل بن عمرو دوسی ۱۰......غزوۂ موتہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے عظیم الشان اہتمام کیا تھا اس لئے اس کو غزوہ کہتے ہیں، ویسے یہ سریہ ہے غزوہ نہیں ہے)

۞......اسی سال ماہِ ذیقعدہ میں غزوۂ طائف سے واپسی کے موقع پر جعرانہ کے مقام سے احرام باندھ کر عمرہ کے لئے تشریف لے گئے۔

۞......اسی سال زینب بنت رسول اللہ علیہ السلام کا انتقال ہوا۔

۞......اسی سال ۸ ذی الحجہ کو حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

۞......۹ ھ میں صرف ایک غزوہ واقع ہوا یعنی غزوۂ تبوک ماہِ رجب میں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری غزوہ تھا، نیز اسی سال چار سریے بھی روانہ فرمائے: ۱......سریۂ علقمہ ۲......سریۂ علی ۳......سریۂ عکاشہ ۴......سریۂ قطبہ بن عامر

۞......اسی سال ماہِ شعبان میں حضرت امّ کلثوم بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا۔

۞......ذیقعدہ ۹ ھ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیرِ حج بنا کر مکہ معظّمہ روانہ فرمایا۔

۞......راجح قول کے مطابق حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال بھی اسی سال میں ہوا۔

۞......اسی سال اکثر قبائل کے وفود حاضرِ خدمت ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۞......۱۰ ھ:۔اس میں دو سریے روانہ فرمائے: ۱......سریۂ خالد بن ولیدؓ بجانب نجران ۲......سریۂ علیؓ بجانب یمن

۞......اسی سال ۲۵ ذیقعدہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لئے مکہ معظّمہ کی طرف روانہ ہوئے اور ۴ ذی الحجہ بروز اتوار مکہ معظّمہ میں داخل ہوئے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کی عظیم الشان جماعت بھی ہمراہ تھی جس کی تعداد ایک لاکھ سے زائد منقول ہے۔

۞......۹ ذی الحجہ کو عرفات تشریف لے جا کر ایک مفصل اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا جو نصائح اور حِکَم سے بھرا ہوا تھا اور خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ اور پیغام تھا۔

۞......۱۵ روز مکہ مکرمہ میں قیام فرما کر مدینہ منورہ واپس تشریف لے آئے۔

❁......مدینہ منورہ واپسی کے بعد ۲۶ صفر ۱۱ ھ بروز پیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں ایک عظیم الشان سریہ تیار فرمایا جس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ جیسے اکابر صحابہ شامل تھے۔

❁......۲۸ صفر ۱۱ ھ بروز بدھ کی رات قبرستان بقیع غرقد میں تشریف لیجا کر اہلِ قبور کے لئے دعائے مغفرت کی۔

❁......قبرستان سے واپسی کے بعد سر مبارک میں درد شروع ہوا جو مرض کی شکل اختیار کر گیا۔

❁......رفتہ رفتہ جب مرض بڑھتا گیا اور مسجد تک بھی تشریف لانے میں دقت ہونے لگی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا۔ یوں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی حیاتِ طیبہ میں تقریباً ۱۷ نمازیں پڑھائیں۔

❁......بروز دوشنبہ (پیر) بوقت دوپہر بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۱۱ ھ اس عالمِ فانی سے رحلت فرما کر رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے، مشہور قول یہی ہے۔

❁......بعض حضرات نے یکم ربیع الاول کو تاریخ وفات قرار دیا ہے۔

❁......حافظ ابن حجر عسقلانی نے تاریخ وفات ۲ ربیع الاول کو راجح قرار دیا ہے۔

❁......صحیح بخاری کی روایت کے مطابق اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک تریسٹھ ۶۳ برس تھی۔

إنّا لله وإنّا إليه راجعون.

(نوٹ: مذکورہ بالا مضمون مستند کتبِ سیرت سے ماخوذ ہے، جیسے فتح الباری، سیرت ابن ہشام، سیرت المصطفیٰ، زرقانی، اُوجز السیر وغیرہ۔ طوالت کے خوف سے ہر پیراگراف پر الگ سے حوالہ نہیں دیا گیا)۔

محبتِ رسولؐ اور صحابہ کرامؓ کی زندگی کے حسین نقوش

اس عشق کی منزل میں قدم سوچ کے رکھنا　　　　کہ دریائے محبت کے کنارے نہیں ہوتے

صحابہ کرامؓ، تابعینؒ کے حضور ﷺ کے ساتھ عشق و وفا کے جو بے مثال مظاہرے سامنے آئے ہیں تو ناظر بے ساختہ فیصلہ دینے پر مجبور ہوتا ہے کہ محبت رسول ﷺ اگر مسلمان اب بھی قلب و جگر میں ترجیحی بنیادوں سے داخل کریں تو انشاء اللہ اتباع رسول ﷺ کو مشعل راہ بنانا ناگزیر ہو جاتا ہے، احکامِ الٰہی اور سیرتِ نبوی ﷺ کی پیروی محبّ رسول ﷺ کے رگ و ریشہ میں سما جاتے ہیں، مسلمان اپنی آخرت سنوارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور آج کے دور کے مسلمان کے دل میں بھی وہ قوت رونما ہو جاتی ہے جس سے جہاں بینی اور جہاں بانی کے مراحل استقبال کے لئے بے تاب ہوتے ہیں۔ اسی کو علامہ اقبالؒ نے فرمایا ہے:

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حضور اکرم ﷺ کی ذات گرامی سے محبت کے جو بے مثل نقوش صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس زندگی میں دیکھے جاتے ہیں، اس کے طفیل ہی تو ان کو دنیا میں اقتدار اور آخرت میں عزت و وقار ملا۔ یہ ان کی محبت مصطفویؐ کا کمال تھا کہ مشکل سے مشکل حالات میں اور کٹھن سے کٹھن اوقات میں بھی اتباع رسول ﷺ سے ان کو کوئی طاقت ایک ذرہ بھی پیچھے نہ ہٹا سکی۔ ہمالیہ جیسے پہاڑ تو اپنی جگہ سے ہل جانے کا احتمال رکھتے ہیں، لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایسے ثابت قدم رہے کہ ان کے پاؤں میں ذرہ بھر لغزش کا تصور بھی تلاش کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی زندگی کے ہر پہلو میں اپنے محبوب پیغمبر کے نقشِ پا ڈھونڈتے اور اسی کو مشعل راہ بنا کر جادۂ پیما رہتے، یہاں تک کہ:

لحد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کے چلے　　اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

(ماخوذ از محبت نبوی ﷺ کے تقاضے)

محبت کا پیمانہ حکیم الامت کی نظر میں

آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: "لا یؤمن أحدکم حتّٰی أکون أحب إلیه من والدہٖ وولدہٖ والناس اجمعین."

دنیا کے کسی رشتہ کو مسلمان مؤمن، حضور علیہ السلام پر ترجیح دے سکتا ہی نہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور عرض کی کہ حضرت والا ایک اشکال ہے، وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ میں اس کے لئے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں، اس کے باپ سے بھی اور اس کی اولاد سے بھی اور تمام انسانوں سے بھی، حالانکہ مجھے اپنے والد صاحب سے زیادہ محبت ہے، حضور علیہ السلام سے اتنی محبت نہیں، لہٰذا میں مسلمان نہیں ہوا۔

حضرت تھانویؒ نے فرمایا: نہیں، آپ کے دل میں باپ کی محبت سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی محبت ہے۔ کہنے لگا نہیں! میں تو اپنے باپ کی محبت زیادہ محسوس کرتا ہوں۔

اتنے میں حضرت تھانویؒ نے عشق و محبت میں مستغرق ہو کر آپ ﷺ کے شمائل و خصائل مبارکہ کا ذکر شروع کیا تو پورا مجمع جھوم اٹھا اور سب سے زیادہ یہ شخص محظوظ ہو رہا تھا کہ اچانک حضرت تھانویؒ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا: خیر اس کو تو فی الحال چھوڑتے ہیں،

آپ کے والد بہت اچھے آدمی تھے ، کیوں نہ تھوڑا سا ان کا ذکر ہو جائے ؟ تو وہ فوراً بولا: حضرت یہ آپ نے کیا غضب کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ مقدس ہو رہا تھا اور آپ نے میرے والد کا ذکر شروع کر دیا۔ حضرت تھانویؒ نے مسکرا کر فرمایا: تم تو کہہ رہے تھے کہ مجھے اپنے باپ سے زیادہ محبت ہے، اگر تمہیں محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ محبت باپ سے ہوتی تو آنحضرت ﷺ کے ذکر کے بجائے اپنے باپ کا تذکرہ سن کر خوش ہوتے، حضور ﷺ کے تذکرہ خیر کو چھوڑنے پر غیرت نہ کھاتے۔

(ماخوذ از محبت نبوی ﷺ کے تقاضے)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عقیدتِ رسول ﷺ

آپ رضی اللہ عنہ کو سرکارِ دو عالم ﷺ سے گہرا تعلق اور عشق تھا، ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ بصرہ میں ایک شخص ہے جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا ہے، آپؓ نے فوراً وہاں کے گورنر کو خط لکھا کہ تم فوراً اُسے عزت واکرام کے ساتھ یہاں روانہ کر دو۔ چنانچہ اس کو عزت واکرام کے ساتھ لایا گیا، آپ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا، اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور اس کو انعامات اور خلعت سے نوازا۔

(ماخوذ از محبت نبوی ﷺ کے تقاضے)

”میں مُحَمَّد ہوں“ (ﷺ)

ہمارے نبی، ہمارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وابی وامی) سب سے اوّل، سب سے آگے، سب سے بڑے، سب سے اعلیٰ، سب سے افضل، سب سے اونچے، دنیا وآخرت کی ساری سعادتیں، فضائل، خوبیاں، محاسن، کمالات...... اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع فرمادیئے۔

میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ روحی وابی وامی) نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے امتی ہونگے...... میں سب سے پہلے اٹھوں گا، سب سے پہلے شفاعت کروں گا...... میں سب کا سردار ہوں...... میں اولین وآخرین، میں سب سے زیادہ مکرم ہوں...... میں انبیاء کا قائد وامام ہوں...... جب سب خاموش ہوجائیں گے اس وقت میں سب کے لئے اپنے اللہ سے بات کروں گا...... جب سب مایوس ہوجائیں گے اس وقت میں سب کو بشارت دوں گا...... میں سب سے پہلے جاکر جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا، جنت کا محافظ پوچھے گا کون؟...... میں کہوں گا:

”میں مُحَمَّد ہوں“

وہ دروازہ کھولتے ہوئے کہے گا، ہاں! مجھے یہی حکم ہوا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے دروازہ نہ کھولوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح، بحوالہ اسمِ محمد ﷺ)

☆......☆......☆

☆......☆
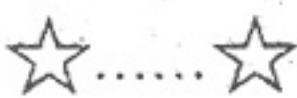
نویدِ شفا مل گئی

طبیعت تھی میری بہت مضمحل
کسی کام میں بھی نہ لگتا تھا دل

بہت مضطرب تھا بہت بے حواس
کہ مجھ کو زمانہ نہ آیا تھا راس

مرے دل میں احساسِ غم رم گیا
غبار آئینہ پر بہت جم گیا

مجھے ہوگیا تھا اک آزار سا
میں تھا اپنے اندر سے بیمار سا

یوں ہی کٹ رہی تھی مری زندگی
کہ اک دن نویدِ شفا مل گئی

مجھے زندگی کا سلام آگیا
زباں پر محمد ﷺ کا نام آگیا

محمد ﷺ قرارِ دلِ بیکساں
کہ نامِ محمد ﷺ ہے آرامِ جاں

محمد ﷺ کہ حامد بھی، محمود بھی
محمد ﷺ کہ شاہد بھی، مشہود بھی

محمد ﷺ سراج و محمد ﷺ منیر
محمد ﷺ بشیر و محمد ﷺ نذیر

محمد ﷺ حکیم و محمد ﷺ کلام
محمد ﷺ پہ لاکھوں درود وسلام

(ماخوذ از کتاب اسمِ محمد ﷺ بحوالہ سلیم احمد ۱۹۸۳ء بحوالہ نقوش رسول نمبر ۱۰)

مؤلف کی چند دیگر تالیفات

- ......امام ابوحنیفہؒ کی عبقری شخصیت (زیرِ طبع)

(امام ابوحنیفہؒ کی شخصیت کو اجاگر کرنے والی اپنے موضوع پر مختصر اور نہایت جامع کتاب جس کے اندر امام صاحبؒ کی تابعیت، روایت و درایت حدیث، فقہی خدمات اور اہم کارناموں پر محققانہ بحث کی گئی ہے اور معترضین خصوصاً غیر مقلدین و گستاخانِ سلف صالحین کے اعتراضات کا دندان شکن تحقیقی جواب دیا گیا ہے۔ اس اعتبار سے یہ کتاب انوکھی اور البیلی ہے۔)

- ......(مختصر) اسلامی عبادات مع بچوں کے اسلامی نام
- ......انواراتِ تحریری بشرح مقامات الحریری
- ......بزمِ بنوریؒ کی تقاریر (عربی، اردو)